إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسىٰ أن يبعثك ربك مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۱

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

فی پرچہ ۱/

The ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۸۹	مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۳۲ء یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۷ رمضان ۱۳۵۰ھ	جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت ہیں:۔

۲۳ جنوری اساتذہ و طلبا ر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے مولوی جلال الدین صاحب شمس کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر دعوتِ طعام دی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ ایڈریس پڑھے جانے کے بعد مولوی صاحب نے تقریر کی۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تقریر فرمائی:۔

۲۲ جنوری ۱۹۳۲ء مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری کے ہاں فرزند تولد ہوا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے:۔

کشمیر کے امن پسند لوگوں کی طرف سے ریگولیشن کے خلاف آواز

شیخ محمد عبداللہ صاحب کا تار مہاراجہ صاحب بہادر کے نام

سری نگر۔ ۲۱ جنوری۔ مسٹر محمد یوسف صاحب بی۔ اے علیگ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ذیل کا برقی پیغام شیخ محمد عبداللہ صاحب ڈکٹیٹر کشمیر نے مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں ارسال کیا ہے:۔ (مدیر)

میں یور ہائی نس سے مؤدبانہ التجا کرتا ہوں۔ کہ صوبہ کشمیر سے ریگولیشن ۲/۱ سمت ۱۹۸۸ بکرمی کا نفاذ منسوخ کر دیا جائے۔ کیونکہ یہاں صورتِ حالات بالکل پُرامن ہے۔ اور آپ کی رعایا فرمانبردار اور وفادار ہے۔ گورنر کشمیر ان جلسوں کو جو گلینسی کمیشن کے لئے مواد تیار کرنے کی غرض سے منعقد ہوتے ہیں۔ جدید ریگولیشن کی خلاف ورزی تصور کرتے ہیں۔ اس ریگولیشن کے نفاذ سے بہت جوش پھیل گیا ہے۔ اس لئے مؤدبانہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس کو فی الفور واپس لے لیا جائے۔ یور ہائی نس کو اس حقیقت کا اچھی طرح سے علم ہے۔ کہ اس صوبہ کے مسلمانوں نے آپ کے مقرر کردہ کمیشنوں کے ساتھ مخلصانہ تعاون کیا ہے۔ اور اب بھی ضروری مواد کمیشنوں کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے

میں یور ہائی نس کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم دل سے امن پسند ہیں۔ اور ملک کے قوانین کی خلاف ورزی کا قطعی ارادہ نہیں رکھتے۔ لیکن نافذ شدہ ریگولیشن کی وجہ سے میں لوگوں کو تلقین نہیں کر سکتا۔ کہ وہ سول نافرمانی سے علیحدہ رہیں۔ اگر اب لوگوں کا کوئی طبقہ غلط راستہ اختیار کرے۔ تو جب تک مذکورہ ریگولیشن کو منسوخ یا اس میں ترمیم نہ کی جائے۔ اگر میں انہیں اس راستے سے باز رکھنے کی کوشش کروں۔ تو وہ بھی ریگولیشن کی خلاف ورزی سمجھی جائے گی۔ اس لئے پُرامن فضا کے قیام میں آپ کی اور لوگوں کی میں کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ جس کی موجودہ وقت میں اشد ضرورت ہے۔ اگر یہ غیر معمولی ریگولیشن سول نافرمانی کی تحریک یا عدم ادائے محاصل کی مہم کا مقابلہ کرنے کے لئے نافذ کیا گیا ہے۔ تو اس کا اطلاق صرف انہی امور پر ہونا چاہیئے تھا۔ اور نظام حکومت کی تعمیری اصلاح کے متعلق کسی قسم کی نکتہ چینی اس کے دائرہ میں نہ آنی چاہیئے تھی۔ مجھے ڈر ہے۔ کہ کہیں پُرامن اور اطاعت شعار لوگوں کے لئے اس قسم کے غیر معمولی قانون کے نفاذ سے لوگ یہ نتیجہ نہ نکال لیں۔ کہ حکومت کمیٹیوں کے کام کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ اور تشدد کی اس حکمت عملی سے عوام میں غیر ضروری اشتعال نہ پیدا ہو جائے۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ اس سلسلہ میں حال ہی میں میرے ایک رفیق کار مفتی ضیاء الدین کو ہمیشہ کے لئے ریاست چھوڑ دینے کا حکم ملا ہے۔ عوام کے لئے اس سے زیادہ اشتعال انگیز امر اور کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن میں نے حتمی ارادہ کر رکھا ہے۔ کہ اپنی تمام تر کوشش اس امر میں صرف کروں گا۔ کہ سخت سے سخت اشتعال کے باوجود مسلمانوں کو پُرامن رہنے کی تلقین کروں۔ مجھے ہز ہائی نس کی انصاف پسندی پر کامل اعتماد ہے اس لئے امید ہے۔ آپ مہربانی فرما کر مفتی صاحب کی جلا وطنی کا حکم منسوخ فرما دیں گے۔ میں ہز ہائی نس کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ مفتی صاحب ہرگز امن عامہ کے لئے خطرناک ثابت نہ ہونگے۔ اگر آپ منسوخی کا حکم صادر فرما دیں گے۔ تو اس کو حکومت کی کمزوری پر محمول نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ریاست میں قیام امن کے لئے آپ کی حقیقی خواہش کا ثبوت ہوگا۔ مفتی صاحب دوشنبہ کو ریاست چھوڑنے والے ہیں۔ اس لئے درخواست ہے۔ کہ اس سے پہلے منسوخی کا حکم صادر فرمایا جائے۔

اخبار احمدیہ

حج بدل

اگر کسی دوست پر حج فرض ہو۔ اور وہ خود نہ جا سکتے ہوں۔ تو ہمارے پاس ایک احمدی دوست حاجی موجود ہیں۔ جو اس فریضہ کو انشاء اللہ اچھی طرح ادا کر دیں گے۔ ضرورت مند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ اگرچہ عرصہ سے بیمار رہیں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ ان کی طبیعت زیادہ علیل ہوگئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جلد سے جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ خاکسار اسد اللہ جالندھری از حیفا فلسطین

۲۔ میرے ایک نہایت ہی مہربان دوست چوہدری عبداللہ خان صاحب سکنہ کھاریاں بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد الدین از تہال ۔ ۳۔ بندہ کی پلٹن میں ہیڈ کلرک کی جگہ خالی ہے۔ بندہ امیدوار ہے۔ لہٰذا تمام احباب جماعت سے گزارش ہے۔ کہ اس عاجز کے لئے دعا فرمائیں۔ مولا کریم اپنے فضل سے کامیابی عطا فرمائے۔ اور میری دیگر دینی و دنیوی مشکلات بھی دور کرے۔ خاکسار فیروز الدین رزمک ۔ ۴۔ میرے ایک بزرگ احمدی بھائی برکت علی خان صاحب کنز کٹر میگوئی د برہما آج کل تشویش کی وجہ سے بہت مصائب میں سے گزر رہے ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ بیمار ہے۔ دعا فرمائی جائے۔ خاکسار عبدالرحمن مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

۵۔ میرا لڑکا منصور احمد شدید کھانسی کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ دعائے صحت فرمائی جائے۔ خاکسار غلام احمد خاں ڈسپنسر گوگیرہ

۶۔ لاہور کے گزشتہ فسادات کے سلسلہ میں میرے ایک رشتہ دار بے قصور گرفتار کئے گئے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ ان کی بریت اور رہائی کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے سامان پیدا کر دے۔ خاکسار عبدالکریم ناقد پٹھان کوٹ

اعلان نکاح

رحمت اللہ خاں صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ بھدرک کی لڑکی شمس النساء بیگم کا نکاح بعوض ایک ہزار ایک اشرفی اور ایک روپیہ مہر مولوی عبدالحلیم صاحب منشی فاضل نے کسندرہ پاڑہ کے منشی انعام اللہ صاحب کے صاحبزادے شیخ قطب الدین صاحب سے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

خاکسار محمد عبدالقدوس مالاباری از بھدرک۔

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب کی دعاؤں کی برکت سے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ پہلے بچہ کے فوت ہونے کا زخم تازہ تھا جس پر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل کی مرہم رکھ کر بندہ نوازی فرمائی ہے۔ احباب بچہ کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شفیع وٹرنری اسسٹنٹ چھاؤنی

۲۔ مولا کریم کے فضل و رحم سے مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۲ء کو میرے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ پیشتر ازیں بھی کئی لڑکے پیدا ہوئے۔ لیکن مشیت ایزدی کے ماتحت فوت ہو گئے۔ احباب بچہ کی درازی عمر اور نیکی کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد نواز خان از سیالکوٹ

دعائے مغفرت

۱۔ مائی دولت بی بی صاحبہ والدہ حکیم محمد فیروز الدین صاحب ملتانی متصل بیت المال ۱۸ جنوری ۱۹۳۲ء کو وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ مرحومہ نے ۱۹۰۵ء میں بمعیت تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور ۱۹۱۹ء میں ہجرت کر کے قادیان آئیں۔ ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس قرآن اور دیگر وعظ و نصائح کی مجالس سے بہرہ ور ہوتی رہیں۔ نماز تہجد اور اشراق کی بھی پابند تھیں۔ ۱۸ جنوری دس بجے فوت ہونے سے قبل اس روز کی تہجد و اشراق بھی ادا کی۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے کثرت سے اصحاب کے ساتھ پڑھائی۔ اور مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

مسلم خوابیدہ سے

از سردار امین اللہ خان صاحب بی۔ اے (آنرز)

جان دیتا ہے حصولِ مدعا میں کس طرح
تُو تو مخلوقات میں ہے مظہرِ ربِّ جلیل
یہ تو کچھ خوبی نہیں ہے کہ بگڑ کر ہی بنے
تیری منزل ہے بلندی پہ تو بن عالی خیال
کامیابی نہ میں ناکامی کی خندہ ریز ہے
عہدِ رفتہ کے سکندر پر ذرا حیرت نہ کر،
مسلم خوابیدہ اب چشمِ حقیقت کھول کر

دیکھ پروانے کی ہستی اور اس کا کام دیکھ
نا سزائے شرفِ اعلیٰ اپنا کام و نام دیکھ
مبتدئ کار پہلے کام کا انجام دیکھ
پستیوں میں تھک کے حسرت سے نہ سوئے بام دیکھ
اے ہزیمت خوردہ! اٹھ ہمت کا پھر انجام دیکھ
ربِّ دو عالم کے اپنے قلب پر انعام دیکھ
احمدیت سے منور اپنے صبح و شام دیکھ

62

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۹ قادیان دار الامان مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۳۲ء جلد ۱۹

مسلمانانِ جموں و میرپور کی امداد کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی جدوجہد

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

۳۰ اکتوبر کو جناب پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے اس خط و کتابت کے سلسلہ میں جو فسادات جموں کے متعلق انجناب نے مسٹر جکسن سپیشل برٹش آفیسر متعینہ جموں سے کی تھی۔ مجھے موقعہ پر پہونچکر صورت حال معلوم کر کے اصلاح حالات کی کوشش کرنے کے لئے جموں بھیجا۔ اس وقت مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن۔ اور مسلمان پبلک حکام ریاست کے سابقہ جانبدارانہ طرزِ عمل کی وجہ سے ان کے متعلق عدم اعتماد کا اظہار کر رہی تھی۔ اور فسادات کی تحقیقات کے متعلق عدم تعاون پر مصر تھی۔

مسٹر لاتھر کی منظور کردہ شرائط

میرے جانے پر جب مسٹر لاتھر انسپکٹر جنرل پولیس نے یہ یقین دلایا۔ کہ وہ ہر ایسی احتیاط اور تدبیر اختیار کریں گے جس سے مسلمانوں کے مقدمات کی تحقیق و تفتیش۔ عدل و انصاف پر مبنی ہو۔ اور کوئی رکاوٹ اس میں حائل نہ ہونے دینگے۔ تو مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن کے ارکان نے ان شرائط پر تعاون کرنا منظور کر لیا۔ کہ اول ایسے مسلمان مقامی پولیس افسروں کے ذریعہ تحقیقات کرائی جائے گی۔ جو مسلم پبلک کے نزدیک قابلِ اعتماد ہوں گے۔ دوم یہ کہ مسٹر لاتھر ان کی مدد کے لئے باہر سے بھی اپنے طور پر تجربہ کار مسلمان پنشنر افسروں کو بلائیں گے۔ سوم یہ کہ ینگ مین ایسوسی ایشن میں سے بھی دو شخص تفتیش کے وقت موجود رہیں گے۔ یہ شرطیں مسٹر لاتھر نے منظور کیں۔ اور مسٹر جکسن سپیشل آفیسر کو بھی اس سمجھوتہ کی اطلاع دے دی گئی۔

مسلمانانِ جموں میں اضطراب

یہ اطمینان بخش صورت حالات دیکھ کر میں ۵۔ نومبر کو مع قاضی گوہر الرحمٰن صاحب ڈکٹیٹر واپس آگیا۔ اور جناب پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں یہ حالات عرض کر دیئے۔ لیکن چند دن کے بعد جموں کی مسلمان پبلک کی طرف سے یہ صدائے احتجاج بلند ہوئی۔ کہ بعض کیس جن کی ضمنیاں مرتب ہو چکی ہیں۔ ان کا چالان حکماً روک دیا گیا ہے۔ نیز حسب وعدہ باہر سے افسر بلا کر انہیں تحقیقات میں شریک نہیں کیا گیا۔

مسلمانانِ جموں کا تار

ان وجوہات سے مسلمانانِ جموں میں بے چینی اور اضطراب پھیل چکا تھا۔ اور انہیں مستقبل کے متعلق خدشات لاحق ہو رہے تھے کہ ۱۳۔ جنوری ۱۹۳۲ء کو مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن کی طرف سے جناب پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو یہ تار پہونچا۔ کہ ۱۱۔ جنوری کو جموں کے ہندوؤں نے مہاراجہ صاحب اور سرکاری افسروں سے ملاقات کی۔ اور بعد ازاں ایک جلسہ میں یہ سازش کی۔ کہ میرپور کے ہندوؤں کی مفروضہ شکایات کا انتقام لینے کے لئے جموں کے مسلمانوں کو تہ تیغ کر کے ان کے مکانوں کو لوٹا اور جلا دیا جائے۔ اس غرض کے لئے مسلح دیہاتی راجپوتوں کو اجرت پر منگانے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ وائسرائے ہند اور مہاراجہ صاحب کو بھی اطلاع دے دی گئی ہے۔ مہربانی فرما کر احتیاطی انتظامات کرانے کی کوشش فرمائیں۔ مسلمان سخت مضطرب ہیں۔

یہ اضطراب انگیز اور تشویشناک تار پہونچنے پر نیز میرپور میں مسلمانوں کے گولیوں کے ذریعہ قتل اور زخمی ہونے کے دردناک حادثہ کی اطلاع پا کر مجھے جناب پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ارشاد فرمایا۔ کہ فوراً میرپور دو ڈاکٹر۔ ایک بیرسٹر اور دو وکیل بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ اور میں خود فوراً جموں پہونچکر صورتِ حالات سے آگاہی حاصل کروں۔ اس پر میرپور کے لئے تو ضروری امداد بھجوانے کا انتظام کیا گیا۔ اور بخود ۱۴ جنوری کو جموں پہونچ گیا۔ وہاں جا کر جو حالات مجھے معلوم ہوئے۔ ان کا ضروری خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

ہندوؤں کی مہاراجہ بہادر سے ملاقات

جب مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں جموں کے ہندو مظاہرہ کرتے ہوئے پہنچے۔ تو انہیں جبراً منتشر کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور آخر ان کے نمائندوں کو ملاقات کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے مہاراجہ صاحب بہادر کے سامنے مسلمانوں پر بے بنیاد الزامات لگائے۔ اور اپنے متعلق خطرات کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانوں کی سرکوبی کا مطالبہ کیا۔ اس کے جواب میں مہاراجہ صاحب بہادر نے کہا۔ کہ انتظام کرنا میرا کام ہے۔ اور میرے کام میں تمہاری مداخلت بے جا ہے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ اس پر ہندو نمائندوں نے جب دھمکی آمیز رویہ اختیار کیا۔ تو مہاراجہ صاحب بہادر نے انہیں کہا۔ کہ تم لوگوں کو والئے ملک سے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں پہلے آدابِ گفتگو سیکھو۔ اور پھر میرے پاس آؤ۔

ہندوؤں کا خطرناک رویہ

اس کے بعد ہندوؤں نے جو رویہ اختیار کیا۔ وہ مسلمانوں کو خوف زدہ کرنے کا باعث ہوا۔ بازاروں میں ہندوؤں نے علی الاعلان یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ اب ہم خود اپنا انتظام کریں گے۔ اور مسلمانوں کو شورش کا مزا چکھائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے تیاریاں بھی شروع کر دیں۔ اس پر مسلمانوں میں خوف و ہراس کا پیدا ہونا لازمی امر تھا۔ انہوں نے مہاراجہ صاحب بہادر۔ وائسرائے ہند اور صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے اپنی حفاظت کے انتظامات کی درخواست بذریعہ تار کی۔

جموں سے میرپور

مجھے جناب پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ میں مسٹر لاتھر اور دیگر حکام ریاست سے مل کر اس امر کی وضاحت کراؤں۔ کہ پولیس کی تحقیقات کو حسب معاہدہ تکمیل تک کیوں نہ پہونچایا گیا۔ جب میں جموں پہونچا۔ تو چونکہ مجھے معلوم ہوا۔ کہ مسٹر لاتھر میرپور میں ہیں۔ اور انہی کے ساتھ مقدمات کی تفتیش کے متعلق میرے ذریعہ سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس لئے مجھے میرپور جانا پڑا۔

مسٹر لاتھر سے ملاقات

وہاں پہونچکر میں نے اس بارے میں مسٹر لاتھر سے گفتگو کی۔ لیکن وہ مجھے اس بات کا کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ کہ وہ ضمنیاں جو پولیس نے دوران تفتیش میں مرتب کی تھیں۔ وہ تھانہ میں کیوں پڑی ہیں۔ اور کیوں ان کے مطابق ملزمین کا چالان نہیں کیا گیا۔ میرے اس سوال کا کہ پولیس افسر کو کیا حق ہے۔ کہ مکمل شدہ ضمنیوں کو وہ اس خیال کی بناء پر روک رکھے۔ کہ وہ مشتبہ ہیں۔ جبکہ یہ فیصلہ کرنا کہ کیس مشتبہ ہے۔ مجسٹریٹ کا کام ہے۔ ان کا یہ جواب تسلی بخش نہیں۔ کہ میں نے بیس سالہ تجربہ کی بناء پر ایسا کیا ہے۔ میرے نزدیک ان ضمنیوں کو جو اپنی تائید میں ضروری شہادتیں رکھتی ہیں۔۔۔ روک کر اپنے معاہدہ کا احترام نہ کیا۔ اور یہ بات برطانیہ

اعتماد کو سخت بٹہ لگانے والی ہے*

میں نے یہ سب باتیں حکامِ بالا کے سامنے پیش کرنا اپنا فرض سمجھا۔ اور مسلمانوں کی تشویش اور بے چینی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ مسٹر لاتھر انسپکٹر جنرل نے آخری بات یہ بیان کی۔ کہ تشویشناک صورتِ حالات نے انہیں سمجھوتہ کی تکمیل کے لئے مہلت ہی نہیں دی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا وُہ جموں واپس پہونچکر اپنی فرصت کا کوئی لمحہ اس معاہدہ کی تکمیل کے لئے صرف کر سکیں گے اور رکی ہوئی کارروائی کو جاری کرنے کی طرف متوجہ ہونگے*

علاقہ میر پور کے تشویشناک حالات

میر پور کے سفر میں مسلمانانِ جموں کے نمائندے مولوی یعقوب علی صاحب بھی میرے ساتھ تھے۔ ضلع میر پور کے حالات کا جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے۔ تشویشناک ہیں۔ مالیہ کی عدم ادائگی کے لئے جس طرح مسلمان زمیندار اپنے آپ کو ناقابل سمجھ رہے ہیں۔ اسی طرح ہنُدو زمیندار بھی اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ہنُدوؤں کی طرف سے بھی گورنر صاحب کے دفتر میں درخواستیں پہونچ چکی ہیں۔ اور وہ موجودہ مالیہ کو ناقابلِ برداشت بار یقین کرتے ہیں۔ اور اپنے ساتھ ویسا ہی سلوک چاہتے ہیں۔ جیسا ملحقہ اضلاع جہلم۔ راولپنڈی وغیرہ میں انگریزی حکومت نے زمینداروں سے کیا ہے۔ نیز مجھے ان لوگوں سے گفتگو کرنے پر معلوم ہوُا۔ وہ حکومت سے معیّن اور صاف طور پر اپنی مشکلات کے متعلق تصفیہ چاہتے ہیں۔ جس کے متعلق وزیر اعظم صاحب نے ۱۳ر جنوری کو مسٹر لاتھر کے نام یہ تار بھیجا۔ کہ زمیندار پہلے مالیہ ادا کر دیں۔ اس کے بعد تحقیقات کرائی جائے گی۔ اور ان کی شکایات درست ثابت ہونے پر زائد مالیہ انہیں واپس کر دیا جائیگا۔ جناب وزیر اعظم نے مجھے یہ تار اپنے ریکارڈ میں سے اس وقت دکھایا۔ جب میں دوسری دفعہ ۱۸ جنوری کو ان سے ملاقات کرنے کے لئے گیا۔ مگر جو تار اس سے ایک یوم قبل مسٹر لاتھر نے مجھے وزیر اعظم صاحب کا دکھایا۔ اس کا یہ مفہوم تھا۔ کہ زمیندار پہلے مالیہ ادا کر دیں۔ اس کے بعد تحقیقات کرائی جائے گی۔ اگر ضروری ہوُا۔ تو مناسب تدابیر اختیار کی جائینگی۔

ان دونوں تاروں کے مفہوم میں فرق ہے۔ مجھے وزیر اعظم صاحب نے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ اس بارے میں دو تاریں بھیجی گئی ہیں۔ اور اس امر پر اظہارِ افسوس بھی کیا۔ کہ مسٹر لاتھر کو دوسرے تار کی زیادہ اشاعت کرنی چاہیئے تھی۔ جو نہ معلوم کیوں نہ کی گئی۔ ممکن ہے۔ ۱۷ جنوری تک دوسرا تار ان کو نہ پہنچا ہو۔ اور میری واپسی کے بعد پہونچ گیا ہو*

سمجھوتہ کی کوشش

اس [illegible] مسٹر لاتھر اول الذکر تار کی بنا پر لوگوں سے سمجھوتہ کرنے [illegible] رہے تھے۔ مگر حالت ان کے لئے مایوس کن تھی۔ [illegible] کی کوشش کی گئی۔ اور سمجھوتہ کے الفاظ مرتب کئے گئے تھے۔ جن نمائندوں نے اس بارے میں گفتگو کی۔ انہوں نے عمدہ رویہ کا اظہار کیا۔ اور سمجھوتہ پر آخری دستخط کرنے سے پہلے مزید غور اور مشورہ کے لئے مہلت طلب کی۔ کیونکہ سابقہ معاہدہ جو میرے ذریعہ ہوُا تھا۔ چونکہ پایۂ تکمیل تک نہ پہونچا تھا۔ اس وجہ سے میرے لئے ضروری تھا۔ کہ نئے سمجھوتہ کے متعلق میں وزیر اعظم سے مزید گفتگو کروں۔ اور مسلم نیگ مین ایسوسی ایشن کے ممبروں اور ڈکٹیٹر کی رائے بھی دریافت کروں۔ نیز صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے مزید ہدایات حاصل کروں*

اِنتظار کرو اور دیکھو

صورتِ حالات اس وقت "انتظار کرو اور دیکھو" کی ہے۔ دونوں طرف سے اُنتہائی قدم اٹھانے کی پوری پوری تیاریاں ہیں۔ اور حکومت کے لئے یہ سخت آزمائش کی گھڑی ہے۔ اس وقت اسے نہایت سوچ سمجھ کر دُور اندیشی اور عاقبت بینی سے کام لے کر جھگڑے کو نپٹانے اور مفلوک الحال لوگوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے*

میں اس بات پر بھی اظہار افسوس کے ساتھ کرتا ہوں۔ کہ مالیہ کی وصولی کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ وُہ بیسویں صدی کی مہذب حکومتوں کے لئے باعثِ ننگ ہے۔ رات کے آخری حصہ میں فوج اور پولیس کی مدد سے دیہات پر چھاپہ مار کر گھروں میں داخل ہو کر برتن۔ زیور۔ مال مویشی غرضکہ جو ہاتھ لگتا ہے۔ اسے سمیٹ لیا جاتا ہے۔ بغیر اس کے کہ اس کے متعلق پہلے ضابطہ کی کوئی کارروائی کی گئی ہو۔ یہی اشتعال انگیز اور ہتک آمیز رویہ سارے فسادات کا باعث ہوُا ہے*

کشمیر کمیٹی کے طبی وفد نے میر پور میں جو خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے متعلق رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔ اس طبی وفد کے سوا اور کوئی طبی وفد وہاں نہیں تھا*

سوراج آشرم یا عشرت کدے

اگرچہ بڑے بڑے کانگرسی لیڈر جو غیر ملکی اشیاء کے بائیکاٹ اور سودیشی کی حمایت میں دُھواں دھار تقریر کرتے اور کھدر میں ملبوس نظر آتے ہیں۔ خود ضرورت کے وقت بدیشی اشیاء کے استعمال سے پرہیز نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ گاندھی جی کے متعلق بھی کہا جاتا ہے۔ کہ گھڑی اور انڈی پنڈنٹ قلم وغیرہ وُہ بھی بدیشی رکھتے ہیں۔ لیکن حال میں سورت کے سوراج آشرم کے متعلق جو راز منکشف ہوُا ہے۔ وُہ نہایت ہی دلچسپ ہے۔ اخبار "ٹائمز آف انڈیا" کا بیان ہے۔ کہ جب پولیس نے کانگرسی آشرم پر چھاپہ مارا۔ اور تلاشی لی۔ تو وہاں سے برانڈی شراب کی بوتلیں۔ ولایتی عطر اور خوشبو کی شیشیاں اور دیگر سامانِ عیش و عشرت برآمد ہوُا۔ بعض اور مقامات سے بھی اسی قسم کی اشیاء پر پولیس نے قبضہ کیا ہے*

کانگرس کمیٹیوں کو خلافِ قانون قرار دیئے جانے سے قبل اخبارات میں اعلان ہوُا تھا۔ کہ بڑے بڑے مقامات کی کانگرس کمیٹیوں نے اپنا ضروری سامان محفوظ مقامات میں منتقل کرنا شروع کر دیا ہے۔ غالباً اس میں ایک مصلحت یہ بھی ہوگی جس کا انکشاف سورت کے سوراج آشرم میں ہوُا۔ ورنہ نہ معلوم کیسی کیسی عشرت نواز چیزیں پولیس کے قبضہ میں آ جاتیں*

وُہ کانگرسی لیڈر جو دوسروں کو غیر ملکی اشیاء کے ذریعہ ضروریاتِ زندگی پوُری کرنے سے بھی روکتے۔ اور گراں قیمت پر دیسی اشیاء خریدنے پر مجبُور کرتے ہیں۔ غور فرمائیں۔ کہ کانگرسی ادا رے ضروریاتِ زندگی نہیں۔ بلکہ عیش و عشرت کے غیر ملکی سامان کس شوق سے استعمال کرتے ہیں*

ہنُدو قصائی

وُہ ہنُدو اور خاص کر آریہ صاحبان جو گوشت خوری کے خلاف شور مچاتے رہتے۔ اور مسلمانوں کو بھی اس سے محروم رکھنے سے دریغ نہیں کرتے۔ یہ سُنکر یقیناً حیران ہوں گے۔ کہ خود ہنُدو گوشت خوری کے اس قدر دلدادہ ہو چکے ہیں۔ کہ ہنُدو قصائی پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ رنگھاٹ کے متعلق یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ اور آریہ اخبارات نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ کہ:۔

"وہاں دو خاندانی ہندوؤں نے قصائی کا پیشہ اختیار کر لیا ہے۔ انہوں نے میونسپلٹی کے قریب دو مذبحے کھولے ہیں۔ اور پیشہ ور قصائیوں کی طرح گوشت فروخت کرنا شروع کر دیا ہے"*

اس پر آریہ سماج کی کالج پارٹی کا اخبار "آریہ گزٹ" (۲۳ جنوری) تو قصائی بننے والوں کو کوستا ہوُا لکھتا ہے۔ کہ اس کی بجائے وُہ بھیک مانگنی شروع کر دیتے۔ لیکن گورو کل پارٹی کا اخبار "پرکاش" (۲۴ جنوری) ہنُدوؤں کو قصوُروار قرار دیتا ہوُا لکھتا ہے:۔

"ہنُدوؤں نے گوشت خوری شروع کی۔ ان میں گوشت فروش پیدا ہو گئے۔ جب یہ بدعت اور بڑھ گئی۔ تو قصائی کا کام کرنے والے بھی نکل آئے۔ لعنت کی مستحق وہ پرورتی ہے۔ کہ ہنُدوؤں میں گوشت خوری پیدا ہو کر ترقی کناں ہے"

لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ دونوں میں سے قصوُروار کوئی بھی نہیں۔ اگر قصوُر ہے۔ تو اُس دھرم کا۔ جس میں انسانوں پر ایسی پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ جو عقل و سمجھ سے بالا۔ اور انسان کی فطری خواہشات کے خلاف ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہنُدو انہیں بالائے طاق رکھنے پر مجبُور ہو رہے ہیں*

اسلام میں قربانی کی حقیقت

جلسہ سالانہ کے پروگرام میں مندرجہ بالا موضوع پر جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی تقریر رکھی گئی تھی۔ مگر وہ بمبئی سے بعض مجبوریوں کے باعث نہ آسکے۔ اور انہوں نے اپنی تقریر لکھ کر بھیجدی۔ جو اب اخبار کے ذریعہ جماعت تک پہنچائی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

اسلام میں قربانی کی حقیقت کیا ہے؟ یہ مفہوم میری سمجھ میں کبھی نہیں آیا۔ اس لئے کہ اسلام قربانی ہی کا نام ہے۔ اور قربانی کی فطرت کا عملی ظہور اسلام کی کیفیت ہے۔ اس لئے مختصر طور پر اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ اسلام میں قربانی کی حقیقت یہ ہے۔ کہ انسان کامل اور کلی طور پر اپنے جذبات اپنے خیالات اپنے اقوال اور اعمال کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں فنا کر دے۔ تاکہ اس کو حیات ابدی اور غیر فانی زندگی نصیب ہو۔ اور وہ خود حقیقتِ اسلام کا ایک مظہر اور مجسمہ ہو جائے۔ اسی مقصد کی طرف قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا نصب العین پیش کر کے توجہ دلائی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مکمل نقشہ

چنانچہ فرمایا قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا ایک مکمل اور صحیح نقشہ ہے۔ اور یہی انسانی کمال کا ضابطہ عمل ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی زندگی کا یہ نصب العین خود انسان کا اپنا تجویز کردہ نہیں ہے بلکہ خود رب العالمین نے یہ تجویز فرمایا ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیفیت زندگی کے سلسلہ میں فرمایا۔ وبذالک امرت وانا اول المسلمین یعنی یہ نصب العین زندگی میرا اپنا تجویز کردہ نہیں۔ بلکہ یہ ضابطہ عمل خود میرے مولا نے میرے لئے تجویز کیا ہے۔

انسانی زندگی کا مقصد

اب غور کرو۔ کہ ایک طرف قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نسل انسانی کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا۔ اور اس آیت میں آپکی زندگی کا دستور العمل اور مرکزی نقطہ بیان کیا۔ ان دونوں باتوں پر یکجائی غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کی زندگی کا مقصد وحید مقام محدیت حاصل کرنا ہے۔ اور یہ دولتِ سعادت کسی انسان کو حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اس کی زندگی میں یہ حقیقت پیدا نہ ہو جائے۔ کہ اپنی تمام خواہشوں اور جذبات پر اپنے ہاتھ سے ایک موت وارد کر لے اور اس کے دائرہ عمل کا مرکز اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ جب انسان اس عظیم الشان قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تب اس میں اسلام کی کیفیت کا نشو پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اسی کیفیت کو بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے فرمایا گیا ہے۔ انا اول المسلمین گویا اسلام کی حقیقت یہی ہے۔

راز حیات

برادران! میں نے پچھلے ایام میں قرآن مجید میں مسئلہ حیات پر غور کیا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل سے مجھے ایک ذوق سلیم عطا فرمایا۔ اور میں نے اس حقیقت کو سمجھا۔ کہ راز حیات قربانی کے نیچے مخفی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب کتاب فتح اسلام لکھی۔ تو آپ نے احیاء اسلام کی حقیقت کو پیش کیا۔ اور فرمایا۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ چاہتا ہے۔ اور وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔

میرے دوستو! تمہارے سامنے جو نظام عمل رکھا گیا ہے اور جسے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور فرستادہ نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے رکھا ہے۔ اور جسے اس نے اپنے عمل سے دکھایا۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہم احیاء اسلام کے لئے مر جائیں یہی ہے وہ حقیقت اسلام اور یہی ہے۔ وہ چیز جسکو قربانی کہتے ہیں۔

قرآن کیا مطالبہ کرتا ہے

قرآن مجید کو پڑھو۔ اور بار بار پڑھو۔ اور سوچو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کو پڑھو۔ اور بار بار پڑھو۔ اور غور کرو۔ تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ حضور کونسی کیفیت کو ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور قرآن مجید ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟ ہم اب تک قربانی کی حقیقت اور فلسفہ یہی سمجھتے ہیں۔ جو اس کی ظاہری صورت میں ہر سال ہم دیکھتے ہیں اور اپنے عمل سے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ کسی بکرے۔ دنبہ یا گائے اونٹ کی قربانی کر دی اور اس کے گلے پر چھری پھیر کر اس فرض عظیم سے عہدہ برآ ہو گئے۔ جو انسانی کمال کے حصول کے لئے لازمی ہے۔ اور جو فی الحقیقت نہ صرف مقصد حیات ہے۔ بلکہ حقیقی حیات ہے۔ اگر ہم نے احمدی ہو کر بھی آج تک یہی سمجھا ہے۔ تو میں کہوں گا۔ کہ ہم اصل مقصد سے بہت دور ہیں۔

میرے دوستو! یقیناً یاد رکھو۔ کہ ان جانوروں کے ذبح اور سفک دم میں ایک راز حیات ہے۔ کہ جب تک تم اپنی بہیمیت کو اپنے ہاتھ سے ذبح نہیں کرتے۔ اور ان جذبات اور شہوات پر جو بہیمیت کے عام تقاضے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے چھری نہیں پھیرتے۔ اس مقام عالی کو نہیں پا سکتے۔ جو قرآن مجید کی اصطلاح میں فوز عظیم۔ اور فلاح کہلاتا ہے۔ قرآن مجید نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ جب تک اللہ تعالیٰ کے حضور انسان اپنے اموال اور نفوس کی متاع کو پیش نہیں کر دیتا۔ اس وقت تک فوز عظیم اور جنت میسر نہیں آتی۔ قرآن مجید نے اسے خریدار بھی قرار دیا ہے۔ میں آپکو توجہ دلاتا ہوں۔ اس آیت کی طرف جو ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم سے شروع ہوتی ہے۔

حقیقی نیکی کے حصول کا ذریعہ

پھر قرآن مجید میں غور کرو۔ اسمیں حقیقی نیکی اور بِرّ کے حصول کا جو ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ وہ بھی یہی ہے۔ کہ انسان اپنے محبوبات و مالوفات کو قربان کر دے۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ یہاں کسی ایک شے کا ذکر نہیں کیا۔ اس لئے ہر قسم کے محبوبات کی قربانی کی روح جب تک ہمارے اندر پیدا نہ ہو۔ ہم اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتے۔ جو حقیقی نیکی کا خدا تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اور کبھی ہم فوز عظیم کے وارث نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہم اپنے اموال اور نفوس کی قیمتی اور پیاری متاع کو اس راستہ میں قربان نہ کر دیں۔ میں قرآن مجید کے متعدد مقامات آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں جنمیں بتایا گیا ہے۔ کہ حیات ابدی اور حیات طیبہ اور رزق کریم اور فوز عظیم کے حصول کا ایک اور صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ انسان میں روح قربانی پیدا ہو جائے۔ اس روح کے ساتھ انسان مقام محدیت کے قریب کیا جاتا ہے۔

دنیا کی تمام ترقیات کی بنیاد

بظاہر یہ نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے مالوفات اور محبوب ترین اشیاء کو قربان کر دے۔ اور اپنی زندگی اور متاع کو اللہ کے لئے دیدے مگر میرے دوستو قرآن مجید جو اصول زندگی آپکے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ فانی اور آنی زندگی اور وقتی مسرت وعزت کا اصل نہیں۔ وہ تمہیں غیر فانی مسرتوں اور خوشیوں کا مالک اور وارث بنا دیتا ہے اور اس نے اسی مقام زندگی کے حاصل کرنے کے جو اصول تعلیم کئے ہیں انکی تکمیل اخلاق اور روحانیت اور دنیا کی ہر قسم کی کامیابیوں کے لئے جو نسخہ تجویز کیا ہے وہ روح قربانی کا نسخہ ہے۔ جب تک انسان اپنے جان اور مال کو قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا۔ اور جبر نہیں۔ بلکہ کامل انشراح اور پورے اخلاص کے ساتھ تیار نہیں ہو جاتا۔ وہ اس مقام کو نہیں پا سکتا۔ اور یہ ایک ایسا محکم اصل ہے۔ کہ دنیا کی تمام ترقیات بھی اسی پر موقوف ہیں۔

روح قربانی

کیا یہ سچ نہیں۔ کہ دنیا کی ہر کامیابی جانی اور مالی قربانیوں پر موقوف ہے؟ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ زندہ قومیں کس طرح پر قربانی کی روح اپنے اندر پیدا کرتی ہیں۔ ان کی کامیابی کا قصر ان کی زندگیوں اور اموال کی قربانیوں پر تعمیر کیا جاتا ہے۔ اس فلاح اور فوز عظیم کی بنیاد میں انہیں دو چیزوں کا دخل ہے میں یہ بات جذباتی رنگ میں نہیں کہہ رہا۔ دنیا کی تاریخ پڑھو۔ موجودہ زمانہ کے واقعات کو دیکھو۔ دنیا کی بڑی سے بڑی قومیں اور طاقتیں اس قربانی کی روح کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگی ہمیں کیا سبق دیتی ہے۔ وہ کیا چیز تھی جس نے

ان بادیہ نشینوں کو خاک مذلت سے اٹھایا۔ اور دنیا کی سب سے بڑی طاقتوں کو ان کے سامنے جھکا دیا۔ ان کی قوتیں ان کے ہتھیار اور ان کی دولت اور کثرت افواج ان کا مقابلہ نہ کر سکی۔ ایک اور صرف ایک ہی چیز تھی۔ اور ایک اور صرف ایک ہی چیز ہے۔ جس کے مقابلہ میں کوئی قوت اور حکومت بھی نہیں ٹھہر سکتی۔ اور وہ ہے روح قربانی۔

جب انسان ایک عزم صمیم کے ساتھ مسرت و انشراح کے جذبات میں مست ہو کر یہ فیصلہ کر لیتا ہے۔ کہ جو کچھ میرا ہے (جو حقیقت میں میرا نہیں بلکہ عطائے ربی ہے۔) وہ سب اس راستہ میں قربان کر دونگا۔ تو فوز عظیم کی کلید اسے دیدی جاتی ہے۔

روح قربانی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے؟

یہ تو ایک مسلم امر ہے۔ کہ انسان اپنی زندگی کے اصل مقصد کامرانی اور فلاح کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک اس میں روح قربانی پیدا نہ ہو۔ لیکن سوال ہوتا ہے۔ یہ روح پیدا کیونکر ہو۔ اس لئے کہ انسان اپنی جان اور مال کے لئے دنیا و جود دیکھا جاتا ہے۔ کہ ان دونوں کو ایک دن چھوڑ نا ہے اس قدر حریص ہے۔ کہ وہ اسے کسی ایسی امید پر خرچ نہیں کر سکتا۔ جو بظاہر ادہار ہو۔ غیر فانی زندگی اور بہشتی زندگی جس کا وعدہ قرآن کریم نے دیا ہے وہ اگرچہ اس دنیا سے ہی حقیقی معنوں میں شروع ہوتی ہے۔ مگر عام اعتقاد اور خیال کے موافق وہ مرنے کے بعد تسلیم کی جاتی ہے۔ ایسی حالت میں یہ قوت کس طرح انسان کے اندر پیدا ہو۔ کہ وہ ان بعد میں آنے والی مسرتوں اور زندگی کے لئے اپنی موجودہ خوشیوں کو قربان کرے؟

قرآن مجید میں جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے انسان کو اپنے اموال اور نفوس کے متعلق یہ اصول تعلیم کیا ہے۔ کہ ان کو اپنے پاس امانت یقین کرنے اپنی مملوک قرار نہ دے۔ قرآن مجید کے کمالات اور حسن میں یہ ایک امر بھی داخل ہے۔ کہ وہ انسان کی ذہنیت میں ایک خاص تبدیلی پیدا کرتا ہے اور جب ذہنیت اور تخیل میں ایک تبدیلی ہو جائے۔ تو عملیات میں تبدیلی آسان ہوتی ہے۔ مثلاً قرآن مجید مذہب کا جو تخیل پیش کرتا ہے۔ وہ ایک عالمگیر تخیل ہے۔ خدا تعالیٰ کا جو تخیل پیش کرتا ہے۔ وہ رب العالمین کا تخیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اور رسالت کا جو تخیل پیش کرتا ہے۔ وہ عالمگیر ہے۔ اور خود انسان کے فرائض زندگی کا جو تخیل ہے۔ وہ عالمگیر ہے۔ اسی سلسلہ میں وہ اتنے بڑے نصب العین کے لئے جو تخیل اموال و نفوس کے متعلق پیدا کرتا ہے۔ وہ امانت اور غیر مملوک کا تخیل ہے۔ تاکہ اسے ضرورت کے وقت اس کے خرچ کرنے میں تامل نہ ہو۔ اور جس اسلوب سے اس تخیل کو وہ پیدا کرتا ہے۔ وہ نہایت بلند اور شاندار ہے۔ مثلاً اموال کے متعلق وہ ہمیں تعلیم کرتا ہے۔ کہ ہمارے اموال میں دوسروں کا حق ہے یہ تبدیلی ذہنیت کی پہلی منزل ہے۔ ذرا سوچو اگر انسان اموال کے متعلق یہ خیال کرے۔ کہ وہ اسکی اپنی محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے اور وہ اس کا مالک واحد ہے۔ دوسروں کی ضروریات اور آسائش کے لئے خرچ کرتے ہوئے اس کو ایک جھجک اور روک پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جب اسکی یہ ذہنیت بدل جائے۔ کہ یہ اموال خواہ اس کے پاس ہیں۔ لیکن ان میں دوسروں کا حق ہے یا یہ خدا تعالیٰ کی عطا ہے تو اسے جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جائیگا۔ اسے ذرا بھی جھجک اور تامل نہیں ہوگا۔ یہ نہایت لذیذ اور لطیف مضمون ہے۔ آج دنیا میں سرمایہ داری کی جنگ جاری ہے۔ اور اموال کے متعلق غلط نظریہ نے ایک فتنہ پیدا کر دیا ہے۔ جس سے دنیا کا امن و امان اور خوشحالی معرض خطر میں ہے۔ اور اموال کی وجہ سے نفوس ضائع ہو رہے ہیں لیکن اگر یہ نظریہ بدل دیا جائے۔ اس ذہنیت میں قرآن کریم کے اصل اور تعلیم کے ماتحت تبدیلی ہو جائے۔ تو کیا یہ سچ نہیں۔ کہ دنیا کی دوزخ جنت سے تبدیل ہو جائے۔

پس قرآن مجید نے اموال کے متعلق دنیا کی ذہنیت کو تبدیل کر کے روح ایثار و قربانی کو پیدا کر دیا ہے۔ صحابہؓ نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا۔ ان کے پاس جو کچھ تھا تھوڑا یا بہت۔ وہ اسے اللہ کی راہ میں قربان کر دینے کو ہر وقت موجود رہتے تھے۔ اور انہوں نے اپنی زندگی کے مختلف مواقع پر دکھا دیا۔ کہ حب مال ان کے دلوں سے نکل چکی ہے۔ اور مال کی عدم محبت نے جان کی قربانی بھی ان کے لئے آسان کر دی ہے۔ وہ اس روح کو لے کر کھڑے ہوئے۔ اور دنیا کی طاقتوں نے ان کے آگے اپنے ہتھیار ڈال دیئے۔

پس روح قربانی پیدا کرنے کے لئے پہلی چیز جس کی ضرورت ہے وہ اپنی ذہنیت کو تبدیل کرنا ہے ہم قرآن مجید پر ایمان لانے کے بعد ان اللہ اشترٰی من المومنین۔ پڑھنے کے بعد اپنے اموال اور اپنے نفوس کے مالک نہیں۔ امین ہیں ہمارا فرض ہے۔ کہ اس امانت کی حفاظت تو کریں لیکن جب اس کے لئے مطالبہ ہو۔ تو اس کے پیش کرنے میں ہمیں خوشی ہو۔ تامل نہ ہو۔

عملی قوتوں کا نشوونما

میرے دوستو! قربانی کی روح اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے پھر جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ عملی قوتوں کا نشوونما ہے۔ میرا اپنا ایمان اور اعتقاد جو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کو دیکھ کر اور آپ کی پاک صحبت میں رہ کر پیدا کیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ اسلام الفاظ اور اقوال کا نام نہیں۔ بلکہ حقیقت اسلام عملی قوت کا نام ہے خود الفاظ اور اقوال بھی ایک عملی قوت کا نتیجہ ہوتے ہیں مگر ان الفاظ سے جو نتائج آگے پیدا کرنا چاہتے ہو۔ جب تک ان کے پیچھے عمل کی قوت نہ ہو۔ وہ بیکار ہیں۔ نہ صرف بیکار ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے حضور ناپسندیدہ ہیں۔ قرآن مجید انسان میں عمل کی قوتوں کو پیدا کرتا ہے اور وہ زبان کی چالاکیوں اور تیزیوں کا روادار نہیں۔ عملی قوت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو ساری قوتوں پر غالب آجاتی ہے اور حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔ ذرا غور کرو۔ کہ ہندوستان کی سیاسی فضا میں ایک انقلاب پیدا ہو رہا ہے اور وہ عظیم الشان سلطنت جس پر کبھی آفتاب غروب نہیں ہوتا جسکے مادی سامان اور طاقتیں زبردست ہیں لیکن وہ اس آواز کے سامنے جھک رہی ہے۔ جو ہندوستان میں بلند ہوئی ہے۔ اسکی حقیقت کیا ہے۔ اسکی تہ میں کیا چیز کام کرتی ہے وہ اسی روح قربانی کا ایک دھندلا سا سایہ ہے۔ تم دنیا کی بھلائی دنیا کے امن کے لئے کھڑے کئے گئے ہو۔ تمہارا مطمح نظر ہندوستان یا کوئی خاص ملک نہیں تمام دنیا کی نجات اور سارے عالم کے ایمانوں کی رستگاری کا کام تمہارے سپرد ہے پھر تم سمجھ لو۔ کہ قربانی کے کس زبردست عمل کی تمہیں ضرورت ہے۔

قربانی کی حقیقت جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں۔ جانوروں کے ذبح کرنے میں نہیں بلکہ وہ تو ایک سبق ہے۔ کہ تم اپنی بہیمیت کو قربان کرو۔ یا تمہارے اخلاق اعلیٰ ہوں۔ اور تم اس مقام تک پہنچ جاؤ کہ خود اپنی خواہشوں اور نفسوں کو دوسروں کی بھلائی کے لئے قربان کر سکو۔ اگر یہ حقیقت پیدا نہیں ہوتی۔ تو کچھ نہیں خدا تعالیٰ تمہارے خون اور گوشت کا طلبگار نہیں۔ خدا روح تقویٰ تم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پس حقیقت یہ ہے۔ کہ عملی قوت جب تک نہ ہو۔ باتیں بیکار اور فضول ہیں۔ دنیا کی ہر قسم کی ترقیات کی عمارتیں قربانی کی بنیادوں پر بنائی جاتی ہیں۔ انسان کی اخلاقی اور روحانی تعمیر کی بنیادیں قربانی کے اصول پر اٹھائی جاتی ہیں۔ اور اسی حقیقت کو اس زمانہ میں پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ چاہتا ہے۔ اور وہ ہمارا اسی راہ میں مرنا ہے۔ اب تم جو اسی دروازہ سے داخل ہو چکے ہو۔ اور اس کے ہاتھ پر براہ راست یا اس کے خلفاء کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیعت کر چکے۔ اور اس خرید الٰہی پر مہر کر چکے جو ان اللہ اشترٰی میں بیان ہوئی ہے۔ فیصلہ کرو۔ کہ تمہاری قربانی کا معیار کیا ہے؟

جماعت احمدیہ کی قربانیاں

میں خدا تعالےٰ کی اس برگزیدہ جماعت کی نعوذ باللہ ہتک کرونگا اگر اس کی قربانیوں کا احترام نہ کروں میں تسلیم کرتا ہوں۔ اور نہ صرف میں نہیں۔ بلکہ زمانہ تمہاری قربانیوں کو تسلیم کرتا ہے لیکن میرے دوستو! سچ یہی ہے۔ کہ اس عظیم الشان فرض کو سامنے رکھتے ہوئے۔ جو اس سلسلہ کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا ہے اور قوموں کو اس چشمہ رحمت تک پہنچانے کے لئے جسے خدا تعالیٰ نے برکات کا وجود قرار دیا ہے۔ جبکہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا۔ کہ قومیں اس سے برکت پائینگی۔ ہمیں کس قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ یہ ایک سوال ہے۔ جس کا جواب ہم میں سے ہر ایک کو اپنے نفس سے پوچھنا چاہیئے۔ مجھے ملکانہ امداد کے ایام میں ایک بڑے آدمی نے سوال کیا۔ کہ تمہارے بیت المال میں کسقدر روپیہ ہے۔ میں نے کہا۔ لا انتہا۔ وہ حیران ہو گیا۔ اور کہنے لگا کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ہمارے گھروں میں جو کچھ ہے وہ ہمارا نہیں سلسلہ کا ہے۔ یہ تو اس کا فضل و رحم ہے۔ کہ آزادی کے ساتھ اس کے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔ اور اگر سلسلہ کو ضرورت ہو۔ تو ہر ایک احمدی اپنے گھر کی ہر متاع اور اپنا اسباب اور وسائل کی ہر شے سلسلہ کے لئے پیش کرنے کا صحیح عزم رکھتا ہے اور آئے دن وہ اس کے ثبوت دیتا ہے۔ اس نے کہا۔ تمہاری ترقی کا یہی راز ہے۔ اور تمہارا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔

میں نے جو کچھ کہا صحیح تھا۔ اور صحیح ہے۔ اور اس نے جو کچھ کہا۔ وہ بھی حقیقت ہے لیکن ابھی تک ہماری منزل بہت دور اور ہماری رفتار بہت سست ہے۔ میرے دوستو اور بھائیو۔ تمہاری قربانیوں کے امتحان کا وقت قریب آرہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عہد ایک نہایت مبارک عہد ہے۔

ہر شخص اسے اپنی نظر اور آنکھ سے دیکھتا ہے۔ میں نہیں جانتا تم کیا کہو گے اور کیا سمجھو گے۔ مگر میں اپنی ایمانی کیفیت کو چھپانا نہیں چاہتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بیج ڈالا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ان میں سے عظیم الشان درخت بنائیں گے جس کے ثمرات اور شاخوں کا دامن بہت وسیع ہے۔ میرا ایمان ہے کہ یہی وہ مصلح موعود ہے جس کے لئے مقدر ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح مصلح موعود ہونے کے مدعی نہیں تو تمہارا کیا حق ہے؟ میں کہتا ہوں موعود کی معرفت تقویٰ اور اسی حیثیت تک خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی وحی نازل نہ ہو جائے۔ اسے اجازت نہیں دیتی۔ کہ وہ کسی قسم کا دعویٰ کرے۔ کیا یوحنا ایلیا کے رنگ میں نہیں آیا اور جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے انہیں کہا۔ یہ ایک سنت جاریہ ہے۔ میں اپنی زندگی میں اپنے ذوق ایمان کے موافق اس پیشگوئی کے منتظرین میں رہنا نہیں چاہتا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ میں نے مصلح موعود کا زمانہ پالیا اور اسے دیکھ لیا۔

یہی ایمان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا بھی تھا۔ بہر حال قومیں اس سے برکت پائیں گی اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اب بتاؤ تمہارے عمل کا میدان کتنا وسیع ہے اور اس کے لئے تمہیں کس قدر قربانیوں کی ضرورت ہے۔

ہر راحت قربانی چاہتی ہے

میرے دوستو! یہ سچ ہے کہ انسان طبعاً محنت و مشقت اور ابتلاء سے گھبراتا ہے وہ راحت طلب اور آسائش پسند ہے مگر خدا تعالیٰ کی سنت اور قدرت کے قانون میں یہی داخل ہے۔ کہ ہر راحت اور ہر آسائش ہم سے ایک قربانی چاہتی ہے۔ اسلام کی ترقی اور اقبال کی تاریخ کا راز اسی قربانی کی سپرٹ میں بیان ہوا ہے اور تاریخ اسلام میں خون کے حرفوں سے لکھا ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام اور مسلمانوں کے لئے بشارت دی تھی اور فرمایا تھا کہ وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے اول میں ہوں اور آخر میں مہدی ہے۔ مہدی خود حضور کے وجود باجود کا ایک عکس اور پرتو ہے۔ پس تم مہدی معہود کے وجود میں ہو کر خیر امۃ کے لئے حصن حصین ہو۔ اس کی حفاظت اور سلامتی کا فرض عظیم تم پر ہے۔ اور آج جس وجود کی قیادت اور سیادت میں تمہیں کام کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ وہ خدا کی زبان پر اپنے کاموں کے لحاظ سے اولوالعزم ہے۔ اس کی اولوالعزمیاں اور اس کا فرض منصبی تم سے بہت بڑی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کے ساتھ ہی بتا دیا تھا کہ اسلام کا احیاء ہم سے ایک فدیہ کا مطالبہ کر رہا ہے اور انہوں نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل سے مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلا ہوں اور ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنم کہ روز جنگ بینی پشت من
آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جاوے مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں ان کو وداع کا سلام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا اقرار

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسد مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر جو اقرار کیا وہ آپ کی ہمت بلند اور عالی حوصلگی کا عظیم الشان مظاہرہ ہے۔ اور تم اسے سن چکے ہو کہ آپ نے خدا کے حضور اقرار کیا۔ کہ اگر کوئی بھی میرے ساتھ نہ ہو تو میں تنہا اس پیغام کو دنیا میں پہنچاؤں گا۔ پس اسی ارادہ پر غور کرو اور اپنی ذمہ داری کو سمجھو یہ جلیل الشان وجود ایک خاص روح لے کر آیا ہے اس میں جلالی رنگ اور ہمت بلند ہے۔ وہ کامیاب ہو کر رہے گا۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی مشیت نے یہ مقرر کر رکھا ہے اس لئے اس کی کامیابیوں اور برکات سے حصہ لینے کے لئے بہت بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔

آخری بات

پیارو! ضرورت ہے کہ ہم اسی روح کو پیدا کریں۔ زمانہ میں بہت جلد جلد انقلاب ہو رہا ہے اور ہر آن حالات میں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ تم نے دیکھا ہے کہ ہر طرف ہماری مخالفت اور خطرناک مخالفت کا جوش پیدا کیا جا رہا ہے اور معلوم نہیں یہ ابنائے دنیا کیا کر دینے کے منصوبے سوچتے ہیں اور اپنے منصوبوں میں ناکام اور نامراد اسی صورت [illegible]

انصار اللہ کی تبلیغی کانفرنس

منعقدہ ۲۹ دسمبر کی قراردادیں

منظور فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

۲۹ دسمبر ۱۹۳۱ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں تبلیغی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں بہت سے مبلغین سلسلہ۔ آنریری مبلغین اور نائب مہتممان تبلیغ ضلع وار انسپکٹران سیکرٹریان اور انصار اللہ تبلیغ بھی شامل ہوئے۔

سال ۱۹۳۲ء کیلئے مندرجہ ذیل پروگرام باہمی مشورہ سے متفقہ طور پر منظور ہوا جو عمل کرنے کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔ تمام مبلغین سلسلہ اور جماعتیں اسے عملی جامہ پہنانے کیلئے ابھی کوشش شروع کر دیں

(۱) اسال تبلیغی تنظیم مکمل کیجائے۔ یعنی ضلع وار نائب مہتممان تبلیغ۔ تحصیل وار انسپکٹران تبلیغ حلقہ وار سیکرٹریان تبلیغ۔ دیہات وار انصار اللہ مقرر کئے جائیں۔

(۲) ہر ضلع میں ۱۲ اہم مقامات منتخب کر کے ماہواری ایک جلسہ اعلیٰ پیمانہ پر کیا جاوے۔ تاکہ سال میں ضلع کے کم از کم بارہ اہم مقامات پر تبلیغ ہو جائے۔

(۳) ایک سفت اشاعت کا فنڈ کھولا جائے۔ اور ماہواری اشتہار ندائے ایمان کی صورتیں یعنی پوسٹر شائع ہوا کرے۔ ہر انصار اللہ اسکو لیکر اپنے مقرر کردہ گاؤں میں جائے اور اس گاؤں کے کم از کم ۲۰ آدمیوں کو پڑھکر سنائے۔ اور پھر اسے کسی عمدہ جگہ پر جو گذرگاہ عام ہو۔ چسپاں کر دے۔

(۴) سال میں ایک یوم التبلیغ منایا جائے۔ اسدن تمام احمدی دوسرے کاروبار چھوڑ کر صرف تبلیغ کا کام کریں۔ سوائے اس کے

65

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی رپورٹ

امریکہ

امریکہ میں صوفی مطیع الرحمٰن صاحب تبلیغ اسلام کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس ہفتہ میں جو ان کا خط آیا ہے اس میں درج ہے۔ کہ ایک گورا نومسلم اعلیٰ تعلیم یافتہ جو مضمون نگار بھی ہے۔ تقریباً ڈیڑھ سال زیر تبلیغ رہنے کے بعد اسلام میں داخل ہوا ہے۔ اس کا پہلا نام Robert East Barclay تھا اب اسلامی نام احمد رشید رکھا گیا ہے۔ صوفی صاحب تمام احباب جماعت سے ماہ رمضان المبارک میں خصوصیت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

انگلستان

لنڈن میں مولوی فرزند علی خانصاحب امام مسجد اور مولوی محمد یار صاحب نائب امام مسجد اشاعت اسلام میں مصروف ہیں۔ اس ہفتہ میں جو وہاں سے خط آیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ کئی اصحاب مسجد لنڈن دیکھنے آئے۔ جن میں سے ایک امریکن سیاح تھے۔ جنہوں نے فلسطین یروشلم کا بھی دورہ کیا ہوا ہے۔ اور تمام اقوام میں اتحاد و اتفاق کرانا اپنا کام بتلاتے تھے۔ اسی سلسلہ میں سیاح مذکور مسلمانوں کی بہت تعریف کرتے تھے۔ کہ ان کے ذریعہ ہی یہ کام منزل مقصود کو پہنچ سکتا ہے۔ امام صاحب مسجد لنڈن نے ان کو اسلام کی تبلیغ کی اور وضاحت سے بتایا کہ ساری دنیا میں امن اور صلح اسلامی اصول کی پابندی سے ہی ہو سکتی ہے۔

اتوار کے دن باوجود موسم کی خرابی کے ۳۰ کس نومسلم جمع ہوئے جن میں امام صاحب موصوف نے قرآن مجید کے محفوظ اور مکمل ہونے کے متعلق درس دیا۔ اس وقت لنڈن میں ۱۴ کس ہندوستانی احمدی اور ۵ لہ خاندان انگریزوں کے احمدی ہو چکے ہیں۔

جاوا

اس جزیرہ میں مولوی رحمت علی صاحب اسلام کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔ اس وقت بٹاوی اور بوگر میں دو جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ بٹاوی میں ۱۰ خاندان احمدی ہو چکے ہیں۔ یہاں کی جماعت احمدیہ کے سکرٹری عبد الغنی صاحب ایوب منتخب ہوئے ہیں۔ ...

بوگر کے ۸ خاندان داخل احمدیت ہو چکے ہیں۔ اور ان کے سکرٹری شمس الدین صاحب پنتو منتخب ہوئے ہیں۔

علاوہ اس کے ۱۱ افراد اور ایسے ہیں۔ جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے قریب آ گئے ہیں۔

مظلوم کشمیریوں کی ہمدردی کے متعلق جاوا کے اخبارات لکھ رہے ہیں۔

افریقہ

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس ہفتہ ۵۶ کس اسلام میں داخل ہوئے جن میں ان کا ایک چیف بھی ہے۔

لیگوس میں امام اجوسے صاحب کام کر رہے ہیں اور اس ہفتہ میں انہوں نے ۱۷۰ اصحاب کے بیعت کے خطوط بھجوائے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مسلمانان بنگال کی امداد کی ضرورت

سیلاب زدہ علاقہ میں مسلمانوں کی دردناک حالت

بنگال کے سیلاب کی وجہ سے جو تباہی اضلاع بنگال میں اس سال پھیلی ہے اس کا حال اخبارات سے بھی اور ان لوگوں کی زبانی بھی اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے جو خود وہاں جا کر اپنی آنکھوں سے وہاں کا حال دیکھ آئے ہیں۔ اس میں شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ اس وقت بنگال کے ہزارہا مسلمان نہ صرف یہ کہ نان شبینہ کے محتاج ہو رہے ہیں بلکہ فاقوں سے جان دے رہے ہیں۔ عورتوں کے پاس ستر پوشی کے لائق بھی کپڑا نہیں ہے بہت سے بچے بلک بلک کر بے آب و دانہ مر رہے ہیں۔ بلاشبہ ایسی حالت میں زکوٰۃ کا بہترین مصرف یہ ہے کہ ان مرنے والوں کو بچایا جائے۔ اور ان ننگوں کا ستر چھپایا جائے۔ جن لوگوں کو اللہ پاک نے توفیق دی ہے کہ وہ فرض زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور اس اجر کو جو خدا کے نزدیک ہے نمائش سے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ ان سے مخلصانہ گذارش ہے کہ اپنے زکوٰۃ کے پیسے سے آپ جتنے مسلمانوں کو بچا سکتے ہوں اور جتنی عورت اور مرد کا ستر پوشیدہ کر سکتے ہوں اس سے غفلت نہ کیجئے یہ اس وقت کی سب سے بڑی نیکی ہے جو کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے وما علینا الا البلاغ

نوٹ:۔ ان مصیبت زدوں کی امداد کی دو صورتیں نظر معلوم ہوتی ہیں۔ جو شخص معقول رقم امداد کے لئے دے سکے یا اپنے دوستوں سے جمع کرا سکے وہ خود یہ جا کر تقسیم کرے یا اپنے کسی معتمد شخص کے ذریعہ تقسیم کرائے۔ اس صورت میں بہتر ہوگا۔ کہ وہ خلافت کمیٹی کے کارکنوں سے مشورہ کرے۔ کہ کس علاقہ میں اور کس طرح تقسیم کرنا مناسب ہوگا۔ کیونکہ یہ لوگ پانچ ماہ سے مسلسل سیلاب زدہ علاقوں میں کام کر رہے ہیں اور وہاں کے حالات سے خوب واقف ہو گئے ہیں۔ اور اگر خود نہ جا سکیں اور نہ اپنا کوئی خاص آدمی بھیج سکیں تو وہ اپنی امداد خلافت کمیٹی کلکتہ کے ذریعہ تقسیم کرا سکتے ہیں لیکن اس صورت میں اگر زکوٰۃ کی رقم ہو تو کمیٹی کو متنبہ کر دیں کہ یہ رقم زکوٰۃ کے مصارف کے علاوہ اور کسی مد میں نہ صرف کی جائے۔

ابو البرکات عبد الرؤف عفی عنہ قادری داناپوری

احراریوں کا شر انگیز رویہ

معزز معاصر سنہلا راولپنڈی اپنے ۲۱ جنوری کے پرچہ میں مسلمانوں کو ناموس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتحاد کی اپیل کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"ہم موضوع بالا پر نہایت مفید حقائق اور تجاویز پیش کرنے والے تھے۔ مگر احرار کے اینٹی قادیان ڈے نے ہمیں دوسری طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور حالات حاضرہ کے پیش نظر اور نفس مضمون کی غلط نمائی کے خیال سے احرار کی اس فتنہ انگیزی سے مسلمانوں کو علیحدہ رکھنا ہمارے فرض کو اور بھی اہم بنا دیتا ہے جس وقت ہم نے ڈاکٹر عزیز احمد صدر مجلس احرار لاہور کے اس مضمون کو پڑھا تھا۔ اسی وقت سے ہم نے احرار کی حمایت ترک کر دی ہے۔ ہم احرار کی اس لئے حمایت کرتے تھے۔ کہ یہ جماعت اسلامی خدمات بجا لا رہی ہے۔ مگر اب یہ جماعت کلمہ گوؤں کو ستانے والی ہے۔ ہمیں یقین ہوتا جا رہا ہے۔ کہ مسلمان کسی نہ کسی دن اپنے ہاتھوں ہی تباہ ہو کر رہیں گے۔ کیونکہ ہر ایک تحریک جو خاص مفاد اسلامی کے پیش نظر شروع کی جاتی ہے۔ ایک عارضی اور ہنگامی فائدہ کے بعد الٹی ہماری تباہی کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ جماعت احرار مظلوم مسلمانان کشمیر کی دستگیری کے لئے تیار ہوئی۔ مگر اب یہ مسلمانوں کو تباہ کرنے کیلئے دستور العمل وضع کر رہی ہے۔ ہم ہرگز یہ نہیں چاہتے۔ اور نہ چاہنے دینے کے خواہشمند ہیں۔ کہ احرار کے ذریعے مسلمانوں میں جنگ کا سامان مہیا کیا جائے۔ اس وقت اتفاق کی ضرورت ہے۔ نہ کہ کلمہ گو انسانوں کے ستانے کی ہم احرار کے اس شر انگیز رویہ کے خلاف انشاء اللہ العزیز زبردست جد و جہد کریں گے۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے ہمارا ساتھ دیا۔ تو ہماری کوششیں پھل لائیں گی۔ اور مسلمان بھائی بھائی کی طرح گلے ملیں گے۔

اس دور پر خطر میں جبکہ ہر قوم اپنی بقا کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے اور ہر قوم کا منتہا کے نظریہ بن رہا ہے۔ کہ دوسری

حکیم محمد علی صاحب امرتسری کے نام کھلی چٹھی

مطالبہ جواب حقیقۃ الجنون اور دعوت مقابلہ

چند روز ہوئے پاکپٹن کے ایک غیر احمدی نے مجھے آپ کا رسالہ الموسومہ "سوداء مرزا" مطبوعہ اکتوبر ۱۹۳۱ء پڑھنے کیواسطے دیا۔ آپ نے اس میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مالیخولیا۔ اور پاگل پن کا الزام لگایا ہے مجھے آپ پر یہ الزام لگانے کے باعث چنداں افسوس نہیں ہوا۔ کیونکہ قرآن حکیم میں وارد ہے

کذالک ما اتی الذین من قبلھم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون o اتواصوا بہ بل ھم قوم طاغون (الذٰریٰت ۵۳، ۵۴ ع ۳) یعنی اسی طرح ان کے پاس جو ان سے پہلے تھے۔ کوئی رسول نہیں آیا۔ مگر انہوں نے اسے کہا۔ یہ جادوگر ہے۔ یا دیوانہ ہے۔ کیا وہ ایک دوسرے کو اس کی وصیت کرتے آئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ سرکش قوم ہیں:

پس حضرت مسیح موعود رسول اللہ پر مالیخولیا کا الزام لگانا بھی الزام لگانے والوں کے سرکش ہونے کی صریح دلیل ہے۔ البتہ مجھے یہ ضرور افسوس ہوا۔ کہ اصولاً آپ نے اپنے رسالہ سوداء میں اپنے "معزز دوست اور قابل شاگرد حکیم سید (حالانکہ کوئی چشتی سید نہیں ہوتا۔ ناقل) عبدالعزیز صاحب چشتی پاک پٹنی کی مقبول عام تصنیف درد دل" (سوداء صفحہ ۳۷) سے بڑھ کر کچھ بیان نہیں کیا۔ سوائے اس کے کہ آپ نے بعض علامتوں کی تطبیق کے وقت چند اور فرسودہ اور کہنہ اعتراضات جمع کر دیئے ہیں۔ حالانکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے مختلف کتب میں ان کے مدلل اور مسکت جوابات بارہا دیئے جا چکے ہیں۔ میں تو نہایت وثوق کے ساتھ یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ آپ نے اپنے رسالہ میں درحقیقت اپنے قابل شاگرد کی کتاب "درد دل" کی لفظاً اور معناً نقل کر کے اپنی استادی کا خوب حق ادا کیا ہے:

آپ نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۳۷ پر شکایت کی ہے۔ کہ ڈاکٹر شاہنواز صاحب احمدی نے ریویو آف ریلیجنز مئی ۱۹۲۷ء میں کتاب درد دل کا جواب ترکی بہ ترکی نہیں دیا۔ کیونکہ "مرزا صاحب کا مالیخولیاء اظہر من الشمس تھا۔ اور ترکی بہ ترکی جواب دینے میں پول کھلتا تھا۔" آپ کی یہ شکایت قطعاً درست نہیں۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب کے اس مضمون سے پہلے دسمبر ۱۹۲۶ء میں میری کتاب حقیقۃ الجنون جس کا دوسرا نام شفائے دل بجواب کتاب درد دل ہے شایع ہو چکی تھی۔ اس میں اس کا ترکی بہ ترکی جواب موجود تھا۔ اور کتاب درد دل کے بخیئے ادھیڑ دیئے گئے تھے۔ پھر اس میں قرآن حکیم کے رو سے نبوت اور جنون کی حقیقت بھی روز روشن کی طرح آشکارا ہو چکی تھی۔ اس لئے جناب ڈاکٹر صاحب کو ترکی بہ ترکی جواب دینے کی کیا ضرورت تھی۔ انہوں نے صرف ڈاکٹری اور طبی طرز پر جواب دینے پر اکتفا کیا:

میں نے اپنی کتاب کے خاتمہ پر مصنف درد دل کو حسب ذیل دعوت مقابلہ دی تھی

"خلاصہ علامات نبوت اور علامات جنون از رو ئے قرآن کریم اوپر لکھ دیا ہے یہی وہ مابہ الامتیاز ہیں جن سے سچا مدعی نبوت حقیقی مریض مالیخولیا اور جنون سے تمیز کیا جاتا ہے۔ ہم نے بفضل خدا انہی کی بناء پر حضرت مسیح موعود پر سے الزام مالیخولیا اور جنون کی تردید کماحقہ کر دی ہے۔ اور آپ کا دعویٰ نبوت بہ پایہ ثبوت پہنچا دیا ہے۔ علامات نبوت آپ پر خوب چسپاں ہوتی ہیں۔ لیکن علامات جنون میں سے ایک علامت بھی آپ پر چسپاں نہیں ہوتی۔ ہم اس طریق اور منہاج پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے بفضل خدا ہر وقت تیار ہیں۔ یہی وہ طریق اور منہاج ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہر ایک نبی کی صداقت ظاہر ہوتی رہی ہے اور ہر ایک نبی پر سے الزام جنون کا رد ہوتا رہا ہے۔ ہم معترض کی بہادری تب جانیں۔ کہ اگر وہ ان علامتوں کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ مریض مالیخولیا اور جنون ثابت کر دکھائے بشرطیکہ حسب منطوق آیات مایقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک (۴۳ حم سجدہ) یعنی تجھے نہیں کہا جاتا۔ مگر وہی جو تجھ سے پہلے رسولوں کو کہا گیا۔ اور ام تریدون ان تسئلوا رسولکم کما سئل موسیٰ من قبل (۱۰۹ البقر) یعنی کیا تم چاہتے ہو۔ کہ تم اپنے رسول سے سوال کرو۔ (جیسا قبل ازیں موسیٰ سے سوال کیا گیا۔) وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کوئی ایسا سوال اور اعتراض اور الزام نہ اٹھائے۔ جو کہ پہلے نبیوں پر اٹھایا جا سکتا ہو۔ اسی کو منہاج نبوت کہتے ہیں اور یہ طریق نظر انداز نہیں ہونا چاہیئے"

میری کتاب حقیقۃ الجنون کو شایع ہوئے پانچ سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر آپ کا معزز دوست اور قابل شاگرد چشتی پاکپٹنی آج تک اس کا جواب نہیں دے سکا۔ اور نہ ہی وہ مذکورہ بالا دعوت کی منظوری پر آمادگی کی جرأت کر سکا ہے۔ ترکی بہ ترکی جواب اسے کہتے ہیں۔

آپ نے بھی اپنے رسالہ سوداء کے صفحہ ۳۵ پر جلی قلم سے "مرزائیوں کی بعض تحریروں کا جواب" کی نام نہاد سرخی جمائی ہے۔ اور اس کے ماتحت حکیم عبید اللہ صاحب بسمل ڈاکٹر شاہنواز صاحب۔ حکیم نور احمد صاحب سکنہ لودی ننگل اور مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری کی بعض تحریروں کا جواب دینے کی ناکام اور بے سود کوشش کی ہے۔ مگر آپ نے اپنے رسالہ سوداء میں میری کتاب حقیقۃ الجنون کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ آپ نے اسمیں دعویٰ کیا ہے۔ کہ

"اس سے قبل جو مضامین مرزا صاحب کو صحیح الدماغ ثابت کرنے اور مالیخولیا وغیرہ کی تردید میں احمدی اصحاب نے تحریر کئے تھے۔ ان تمام کا جواب نہایت مدلل اور مہذب پیرایہ میں اس رسالہ کے اخیر پر لکھا" (سوداء ۲، ۳)

ہر چند میں نے آپ کے رسالہ مذکور کی چھان بین کی۔ مگر اس میں میرا یا میری کتاب کا نام تک نہیں آیا۔ اس پر بھی آپ نے یہ کتنا جھوٹا دعویٰ کر دیا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ آپ کے "معزز دوست اور قابل شاگرد" مصنف درد دل نے اس پانچ سال کے عرصہ میں اپنی "مقبول عام تصنیف" کے سب سے اول اور مشہور شکست جواب حقیقۃ الجنون کا ذکر اپنے لائق استاد سے نہ کیا ہو۔ یا پھر آپ کو اپنے رسالہ کی تصنیف کے وقت مذکورہ بالا چار احمدیوں کی تحریریں تو اخباروں اور رسالوں کے صفحات میں مل گئیں مگر اسی موضوع پر ایک مستقل کتاب حقیقۃ الجنون آپ کے لئے نایاب ہو گئی ہو۔ حالانکہ مالک کتاب گھر قادیان اور فاروق بک ایجنسی قادیان کے تقریباً جملہ کتابی اشتہاروں میں ہمیشہ حقیقۃ الجنون کا بھی اشتہار ہوتا ہے۔ پھر کیا میں یہ نتیجہ نکالنے میں اپنے تئیں حق بجانب خیال کروں۔ کہ آپ نے اپنے رسالہ سوداء میں عمداً اس کتاب کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس لئے نہیں کیا۔ کہ حقیقۃ الجنون میں آپ کے رسالہ کے شایع ہونے سے پہلے ہی اس کا جواب موجود تھا۔ کیونکہ فی الحقیقت اگر غور کیا جائے۔ تو تھوڑے سے تغیر کے ساتھ اصولاً رسالہ سوداء دراصل کتاب درد دل کی لفظاً اور معناً نقل ہی ہے۔ اور حقیقۃ الجنون درد دل کا جواب ہے۔ اس لئے وہ رسالہ سوداء کا بھی جواب ہے۔ اگر آپ اس حقیقت سے انکار کریں۔ تو میں اسے بہ پایہ ثبوت پہنچانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ پس کسی احمدی کو رسالہ سوداء کا الگ جواب لکھنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اس کا اصولی جواب حقیقۃ الجنون میں موجود ہے:

بالفرض آپ کو اگر پہلے میری کتاب حقیقۃ الجنون کا کوئی علم نہیں تھا۔ تو اب آپ کو اس کا علم ہو گیا۔ کیا اب میں آپ سے امید رکھوں۔ کہ آپ اکیلے یا اپنے ساتھ اپنے دیگر کرم فرماؤں کو ملا کر جن کا ذکر رسالہ سوداء میں ہے۔ میری کتاب حقیقۃ الجنون کا جواب دیں گے؟ اور مذکورہ بالا دعوت مقابلہ مندرجہ کتاب مذکور کو شرف منظوری عطا فرمائیں گے:

خاکسار

چودہری غلام احمد خان ایڈووکیٹ۔ امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن

حکام ریاست کشمیر کی مسلم کشی کا ذکر مڈلٹن کمیشن میں

مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی سازش میں حکام کی امداد

مسلمانان جموں کی نمایندہ انجمن ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن نے اپنے نمایندے چوہدری غلام عباس خان صاحب بی اے ایل ایل بی کی وساطت سے ۱۶ جنوری کو ایک بیان مڈلٹن کمیشن کے روبرو پیش کیا۔ جو حیرت انگیز واقعات اور اعداد وشمار سے مملو ہے۔ اس میں گذشتہ ماہ نومبر کے فسادات جموں کے اسباب بیان کئے گئے ہیں اور دکھایا گیا ہے۔ کہ حکام ریاست نے مسلمانوں کے جائز مطالبات کو ملیا میٹ کرنے کی خاطر کیا وطیرہ اختیار کیا۔

یہ دستاویز چار اہم حصص پر مشتمل ہے پہلے حصہ میں پرزور الفاظ میں لکھا گیا ہے۔ کہ انسانیت کے ابتدائی حقوق حاصل کرنے کے لئے مسلمانان کشمیر کی موجودہ تحریک کے آغاز ہی سے حکام ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف برانگیختہ کرتے اور انہیں موخرالذکر کے خلاف آمادۂ پیکار ہونے کے لئے ڈورے ڈالنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ہندو جمہور اور ہندو حکام کے درمیان یہ اتحاد بسرعت تمام نہ صرف مسلمانوں کو اپنی جدوجہد کے خلاف ایک علانیہ خطرہ بن گیا۔ بلکہ بالآخر تحفظ کے لئے بھی خوفناک صورت اختیار کر گیا۔ ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن نے اس سازباز کو خوف وہراس کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اس نے ایک طرف تو ہندوؤں سے اپیل کی۔ کہ مسلمانوں یا کم از کم امن عامہ کے خلاف سرگرمیوں سے باز رہیں اور دوسری طرف اس نے ذمہ دار حکام کے سامنے مسلسل اور پرزور احتجاج کیا اور انہیں صورت حالات سے جو پیدا ہو رہی تھی متنبہ کیا۔

مسلمانوں سے تغافل

اس بیان میں متعدد درخواستوں میں سے ۹ درخواستوں کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ جو ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن نے حکام کے سامنے پیش کیں اور انہیں ہندوؤں کی حوصلہ افزائی کرنے کے خلاف متنبہ کیا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ بیکس مسلمانوں کی حفاظت کا انتظام کریں۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح نہ صرف ریاست کے انتظامی حکام۔ پولیس اور مجسٹریٹوں نے بلکہ مہاراجہ بہادر نے مسلمانوں کی پر از اضطراب اپیلوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔

راجپوتوں کا فرض عظیم

۱۴ اکتوبر کو "راجپوتوں کا فرض عظیم" کے عنوان سے ایک پوسٹر تعداد کثیر میں تقسیم کیا گیا جس میں راجپوتوں سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ اپنے آپ کو مسلم مطالبات کے خلاف مسلح کریں اور مفروضہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر شہر میں اپنی تمام طاقتیں مجتمع کریں۔ اس پوسٹر میں مسلمانوں کے خلاف جذبات منافرت پیدا کرنے کیلئے سخت قابل اعتراض اور اشتعال انگیز زبان استعمال کی گئی۔ ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں کو ایک مکتوب لکھا۔ جس میں اس حوصلہ افزائی کے خلاف پرزور احتجاج کیا گیا جو ریاست اس قسم کی خطرناک سرگرمیوں کے حق میں کر رہی تھی۔

مہاراجہ بہادر کے نام برقی پیغام

۲۳ اکتوبر کو مہاراجہ بہادر کی خدمت میں حسب ذیل برقی پیغام ارسال کیا گیا۔ ہندو یووک سبھا کے جلوسوں اور جلسوں میں مسلمانوں کے خلاف متواتر تلخ اور زہریلے الفاظ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کے مذہب کی توہین کی جا رہی ہے۔ اور اسلام مردہ باد۔ قرآن مردہ باد اور نظام حیدرآباد کے خلاف نعرے لگائے جاتے ہیں۔ جن سے فرقہ وارانہ فساد کا یقینی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ گورنر صاحب کے پاس درخواستیں کی گئیں۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ انصاف کے نام پر ہماری امداد کریں۔ ایسا نہ ہو کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے۔ اس حالت کے متعلق اصل بیان میں جو تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔ ان سے کسی قسم کا شک وشبہ نہیں رہتا۔ کہ حال ہی میں جو فسادات جموں میں رونما ہوئے۔ ان کا حکام کو پورا پورا علم تھا۔ اور ان کی مخلصانہ حمایت ان کے ساتھ تھی۔

پولیس اور فوج کا اشتراک عمل

اس بیان کے دوسرے حصہ میں ایسے واقعات پر بحث کی گئی ہے۔ جن سے یہ ثبوت ملتا ہے۔ کہ فوج اور پولیس نے بانیان جور وستم کے ساتھ اشتراک کیا۔ اور مسلمانوں کے خلاف ان کے منصوبوں کی حمایت کی۔ ان مسلمانوں کی مثالیں پیش کی گئیں جنہیں پولیس جموں کے مختلف تھانوں نے حفاظت کے لئے امداد بہم پہنچانے سے انکار کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ گھر جاتے ہوئے ان پر حملے کئے گئے۔ اور انہیں زدوکوب کیا گیا۔ برخلاف اس کے ڈوگرہ فوج مسلط تھی اور خصوصاً ان مقامات پر جہاں اس کی تعداد بے شمار ہوتی تھی۔ مسلمانوں کی دوکانیں لوٹی گئیں۔

سول حکام کی جنبہ داری

تیسرے حصے میں اس بات کا ثبوت بہم پہنچایا گیا ہے۔ کہ سول حکام کی طرف سے فوج اور پولیس کے تشدد کو کامل حمایت حاصل تھی۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یکے بعد دیگرے اطلاعات دی جاتی رہی کہ ڈوگرہ فوج کے سامنے قتل وغارتگری کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی نے تدارک کرنے کا خیال تک نہیں کیا۔ بلکہ جو مسلمان تھانہ میں رپورٹیں لکھوانے جاتے تھے۔ انہیں ٹھوکریں مار کر احاطہ سے نکال دیا جاتا تھا۔ جب کوئی مسلمان کانسٹیبل اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کرتا۔ تو فوج اسے روک دیتی۔

گرفتاریاں کرنے سے انکار

چوتھے حصے میں حکام پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ہندو مجرموں اور قاتلوں کو گرفتار کرنے اور مسلمانوں کا مال برآمد کرانے میں امداد دینے سے انکار کیا۔ اس میں لکھا ہے کہ ۳ نومبر کو مسلمانوں نے وزیر اعظم سے درخواست کی کہ رگھوناتھ مندر کے احاطہ کی فوری تلاشی لی جائے۔ جہاں انہیں معلوم تھا۔ کہ مسلمانوں کی نعشیں دبا دی گئی ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم صاحب کو آگاہ بھی کر دیا گیا کہ اگر تلاشی میں تاخیر کی گئی تو مجرم نعشوں کا تمام سراغ مٹا دیں گے۔ لیکن ارتکاب جرائم کے بعد ۴۸ گھنٹہ تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اور اس کے بعد بھی جب کہ مندر کے تالاب اور ہندو محلوں کے دوسرے تالابوں میں سے مسلمانوں کا مال نکلنے لگا تو مسلمانوں کی درخواست کے باوجود مزید مال برآمد کرنے کے لئے تالابوں کا پانی نہیں نکلوایا گیا۔ بیان مذکور میں لکھا ہے کہ گرفتار بھی مسلمان کئے گئے۔ جنہیں سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔

مسلمانوں کو تباہ کرنے کی سازش

اخیر میں تمام واقعات کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سول اور ملٹری کے اعلیٰ ترین حکام نے سازش کر کے مسلمانوں کی جانوں پر مشترکہ حملہ کرنے اور ان کا مال واسباب غارت کرنے کے مواقع بہم پہنچائے۔ فوج اور پولیس قاتلوں اور لٹیروں کی حفاظت کرتی اور لوٹ مار میں ان کے ساتھ شامل رہتی تھی۔ چنانچہ جب تحقیقات کا وقت آیا تو تمام حکام نے اپنے اور اپنے ہم مذہب ہندوؤں کے جرائم پوشیدہ رکھنے اور ان کا سراغ مٹانے کی تمام کوششیں کیں۔ اور جس قدر مسلمان ممکن ہو سکتے تھے۔ جیل میں بند کر دئے گئے اس بیان میں لکھا ہے کہ متعدد مقامات پر فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہے ہیں۔ لیکن سوائے اس کے کہ تاریخ اس فساد کی کوئی نظیر نہیں پیش کر سکتی کہ حکومت نے ایک فریق کا ساتھ دیکر دوسرے فریق کا کلیتہً قلع قمع کیا ہو۔

حب رحمانی (رجسٹرڈ)

دوستو! یہ گولیاں عجائبات طب سے ہیں۔ ہر انسان نسخہ دیکھتے ہی خود بخود معلوم کر سکتا ہے۔ کہ یہ ترکیب کردہ گولیاں کس قدر اپنے اندر برقی اثر رکھتے ہوئے قیام بدن کیلئے کیسی مفید و بابرکت ہونگی۔ پس انکا استعمال ہر حال میں از بس ضروری ہے۔

حب رحمانی:۔ کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ فولاد۔ موتی کیسر۔ جدوار خطائی۔ مشک سے تیار کی گئی ہیں۔ قوت مردمی کیسی ہی کمزور پڑ گئی ہو۔ اور پٹھے اپنے کام سے جواب دے چکے ہوں۔ اور زندہ در گور ہونے کی وجہ سے یہ دنیا تیرہ و تار نظر آتی ہو۔ اور آرام و راحت کا مقابلہ تلخ زندگی کے ہاتھ میں ہو۔ ایسی حالت میں انشاء اللہ صرف حب رحمانی ہی ساتھ دیگی۔ یا حرارت عزیزی کمزور ہو کر تمام بدن پر پژمردگی چھائی ہو۔ کمزوری دل روز بروز بڑھتی جاتی ہو۔ تو بالخصوص ایسی حالت میں حب رحمانی مفید ہوگی۔

غرض تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دے کر از سر نو تازگی پیدا ہوگی۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ ان کے فوائد عجیبہ۔ اور اثرات تحریر میں نہیں آسکتے۔ صرف اس قدر بس ہے۔

بے نظیر تحفہ جسمانی مریضوں کیلئے اکسیر البدن ہے

جن دوستوں کے پاس ہماری حب رحمانی ہوگی بفضل خدا کے فضل و رحم سے ان کو انشاء اللہ کسی اور مقوی دوا کی تلاش نہ ہوگی تجربہ شرط ہے۔ قیمت "حب رحمانی" ایکماہ کیلئے صرف ۷ روپیہ (۷)

سرٹیفکیٹ نمبر ۱

جناب ملک فیروزالدین صاحب جہلم سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپ براہ مہربانی حب رحمانی ایک ماہ کی خوراک روانہ کریں۔ پہلے میں نے پندرہ یوم کے لئے حب رحمانی منگوائی تھی۔ واقعی بہت اچھی ہے۔ مفید بہت ہے۔

سرٹیفکیٹ نمبر ۲

جناب ملک احمد علی صاحب گجرات سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے مجلس مشاورت پر آپ سے شکایت کمزوری کیواسطے گولیاں "حب رحمانی" لی تھیں۔ بہت فائدہ ہوا۔ اس وقت آپ نے مجھے ایک روپیہ کی دس گولیاں دی تھیں۔ براہ مہربانی چھ روپیہ کی "حب رحمانی" میرے نام وی پی کر دیں۔ ملنے کا پتہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

عجب آرہی ہے۔ کٹ پیس منگواؤ۔ فائدہ اٹھاؤ۔

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں

کام دیانتداری سے ہوتا ہے

اس وقت کٹ پیس کی تجارت مقبول عام ہو رہی ہے۔ قلیل سرمایہ سے زیادہ منافع دینے والا یہی کام ہے۔ ہم نے نئے سال سے سپلائی مال میں تبدیلی کردی ہے۔ چھینٹیں۔ پختہ رنگ۔ پاپلین۔ ٹریکولین۔ نرما۔ ساٹن۔ جالی۔ عام پسند مال بھیجا جاتا ہے۔ جس سے خریدار فائدہ اٹھائیں۔ تجارت کیلئے دو صد روپیہ کی گانٹھ منگوائیں۔ ذاتی ضرورت کیلئے اور اہل و عیال کے پارچات کے لئے پچاس روپیہ کا بنڈل بطور نمونہ منگوائیں۔ آرڈر کے ہمراہ چہارم رقم پیشگی آنی چاہیئے۔

مفصل لسٹ طلب کیجئے

امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی ۱۱

(گورنمنٹ میں رجسٹری شدہ)

آپکا انگلش ٹیچر موتیوں میں تول کر لینے کے قابل ہے

جناب ماسٹر محمد احسن صاحب جے اے وی انگلش ٹیچر قائم مقام ہیڈ ماسٹر احمدیہ مڈل سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں جدید انگلش ٹیچر کا بغور مطالعہ کیا۔ اور اسے واقعی اسم بامسمیٰ پایا۔ ہندوستانیوں کو جلد انگریزی سے آشنا کرنے والی ایسی مفید اور مکمل کتاب میری نظر سے آج تک نہیں گذری قابل اور تجربہ کار مصنف کی محنت قابل مبارکباد اور قابل شکریہ ہے۔

جناب ایم عبداللہ صاحب پنچی مدراس لکھتے ہیں یہ آپ کی کتاب انگلش ٹیچر کے پڑھنے سے میں سینیر سکول لیونگ کے امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہو گیا ہوں واقعی آپ کی کتاب موتیوں میں تول کر لینے کے قابل ہے۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک

اگر ایک لائق استاد کی طرح جلد اور نہایت آسانی سے انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوالیں۔ پتہ

قمر برادرز (جدید الف) شملہ

ترقی کا راز

سپورٹس کی اشیاء ارزاں قیمتوں پر احمدی فرم سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خرید فرمادیں انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کر کے سب حصہ دنیا پر قابض ہوا۔ وہ سپورٹس ہے۔ اس لئے احباب سپورٹس مین بننے کی کوشش کریں۔

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیس اول درجہ فی عدد [illegible]
" " " " " دوم " [illegible]
" رنگین سرخ و سبز درجہ اول " [illegible]
" نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دو طرفی " [illegible]
" " " دوم " یکطرفہ " [illegible]
" " " " سوم " [illegible]
بلیڈر نمبر ۵ برائے والی بال نمبر ۵ " ۱۲
ہاکی کلکس لیدر سیون اول درجہ رگدار عمدہ قسم " [illegible]
" " لیدر بونڈ اول درجہ عمدہ قسم " [illegible]
بال سفید چمڑہ اول درجہ " [illegible]
" " سوم یا پولو " [illegible]

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

سرکاری منظور شدہ کارخانہ ہے۔

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی سیکھئے۔

مسٹر جی ایم رہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا کتاب مجلد خوبصورت قیمت حصہ اول مبلغ ایکروپیہ چار آنہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

مینیجر اردو شارٹ ہینڈ بک ڈپو بٹالہ (پنجاب)

ہفتہ وار کارزار

حضرت ابوالاثر حفیظ جالندھری کی ادارت میں ایک ہفتہ وار پرچہ ماڈل ٹاؤن لاہور سے جاری ہوا ہے جس کے مقاصد مختصر طور پر یہ ہیں (۱) تہذیب مغرب کے برخلاف مذہب اور مشرقی اخلاق حسنہ کی حمایت۔ (۲) ملک کی تمدنی اور معاشرتی تحریکوں کی اشاعت (۳) ملک کی تعلیمی حالت پر تبصرہ (۴) رائج الوقت اور جدید کتابوں پر آزادانہ اظہار رائے (۵) اچھی تحریکوں اور عملی کام میں روڑے اٹکانیوالوں اور مذہب پر تمسخر اڑانیوالوں کی مذمت (۶) مزدوروں اور کسانوں کی امداد۔ اس اخبار کا چندہ [illegible] روپیہ سالانہ ہے نمونہ کا پرچہ [illegible] خاکسار مینیجر کارزار۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

۲۲ جنوری کی شام انارکلی بازار لاہور میں جب پولیس پکٹنگ کرنے والے کانگرسیوں کو پکڑ کر لاری میں لے جانے لگی۔ تو دیگر کانگرسی کارکنوں اور ہندو تماشائیوں نے حملہ کر دیا اور پتھر مارنے لگے۔ مجبوراً پولیس کو لاٹھی چارج کا حکم دیا گیا۔ اس پر ہندو شورہ پشت فوراً بھاگ گئے۔ البتہ بازار میں بدستور اودھم مچاتے اور خصوصیت کے ساتھ مسلم دوکانداروں کو دق کرتے رہے۔ آخر اطلاع ملنے پر پولیس دوبارہ آئی۔ اور انہیں دھمکا کر منتشر کر دیا۔ ہندو مسلم تاجران نے حکومت کو تحریری درخواست ارسال کی ہے کہ اس بیہودگی کا انسداد کیا جائے۔

خلاف قانون مجالس کے آرڈی نینس کے ماتحت حکومت بمبئی نے کانگرس کمیٹی کا ۴۵۰۲ روپیہ جو مختلف بنکوں میں جمع تھا۔ ضبط کر لیا ہے۔

مدورا (مدراس) سے ۲۱ جنوری کی اطلاع ہے کہ پولیس نے ایک گاؤں سے ڈاکہ زنی کے سلسلہ میں ایک دیہاتی کو گرفتار کر لیا۔ لیکن دیہاتیوں نے پولیس پر حملہ کر دیا۔ مجبوراً پولیس نے گولی چلائی۔ جس سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

۲۳ جنوری کو احمد آباد پولیس شرانگیزوں کو گرفتار کرنے کے لئے کارخانوں کے رقبہ میں جمع تھی۔ اور پولیس سٹیشن خالی تھے۔ اس وجہ سے بعض شریروں نے ایک تھانہ کا قفل توڑ کر فرنیچر اور کاغذات کے صندوقوں کو جمع کر کے آگ لگا دی۔ ایک دوسرے پولیس سٹیشن پر قومی جھنڈا نصب کر دیا گیا۔

۲۱ جنوری کو بعض کانگرسیوں نے دہلی میں درختوں پر چڑھ کر تقریریں کیں۔ اس تماشہ کو دیکھنے کے لئے بہت سے آدمی جمع ہو گئے۔ پولیس بھی کافی جمعیت میں وہاں پہونچ گئی۔ اور مقررین کو گرفتار کر لیا۔

۲۱ جنوری کی شام ہزار ہا آدمی اسپلینڈ میدان بمبئی میں امتناعی احکام کے باوجود جمع ہوئے۔ اور دو گھنٹے پولیس پر آوازے کستے رہے۔ پھر سنگ باری شروع کر دی۔ پولیس نے لاٹھی چلائی۔ تقریباً ایک درجن آدمی زخمی ہوئے

۲۱ جنوری کو بمبئی میں مسٹر سدانند ایڈیٹر فری پریس اور ان کی اہلیہ کو پولیس نے ہنگامی آرڈی نینس کے ماتحت گرفتار کر لیا۔

دہلی سے ۲۲ جنوری کی اطلاع ہے کہ مسٹر چنتامنی اور نواب سر ذوالفقار علی خاں بھی فرنچائز کمیٹی کے ممبر منتخب کئے گئے ہیں۔

مڈلٹن تحقیقاتی کمیشن کے روبرو ہندوؤں اور مسلمانوں کی کل ۲۸۰ شہادتیں ہوئیں۔ جن میں ۲۰۸ مسلمان اور ۲۷ ہندو ہیں۔ ریاستی حکام کی شہادتیں قبل ازیں قلمبند ہو چکی ہیں۔

مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر نے ۲۵ روپے ماہوار سے زیادہ تنخواہ پانے والے ملازمین کی تنخواہوں میں دس فیصدی تخفیف عمل میں لانے کے احکام صادر کر دئے ہیں

معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کی اصلاحات سے متعلقہ جملہ امور طے ہو چکے ہیں۔ دستور حلقہ ہائے انتخاب رائے دہندگی مجلس آئین ساز کا دائرہ کار اور دیگر قواعد و آئین ایک معقول صورت میں ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں۔ جو مقامی اور مرکزی حکومتوں سے منظوریاں بھی حاصل کر چکے ہیں۔ نیو دہلی کی ۲۳ جنوری کی خبر ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی اصلاحات کا بہ دستور و جملہ کاغذات متعلقہ دستاویزات کی مکمل مراسلت تازہ ڈاک سے وزیر ہند کو روانہ کر دی گئی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ رائے دہندگان کے رجسٹروں کی تیاری فہرستوں کی تکمیل اور اعتراضات کی سماعت وغیرہ تمام کام اس قدر جلد ختم کر دیا جائیگا۔ کہ مارچ ۳۲ء کے مہینہ میں شمال مغربی سرحدی صوبہ کی مجلس آئین ساز کا پہلا انتخاب عمل میں آ سکے گا۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کورٹ کا ایک جلسہ خاص منعقد ہوا۔ جس میں ڈاکٹر سید راس مسعود کو مزید تین سال کے لئے بالاتفاق یونیورسٹی کا وائس چانسلر منتخب کیا گیا۔

لکھنؤ ۲۱ جنوری:۔ فروری کے دوسرے ہفتہ میں اچھوت اور اقلیتوں کے نمائندوں کا ایک اجتماع ہوگا۔ جس میں گورنمنٹ سے اس امر کی استدعا کی جائیگی۔ کہ ہندوستان کے دستور اساسی کی ترتیب کے لئے گول میز کی جو کمیٹیاں منعقد ہونے والی ہیں۔ ان میں ان جماعتوں کا خیال رکھ کر ان کا بھی کوئی نمائندہ شریک کیا جائے۔

عام افواہ تھی۔ کہ پنڈت مالوی صلح کے لئے وائسرائے کے ساتھ بہت جلد ملاقات کرنے والے ہیں۔ لیکن باخبر حلقوں میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کیونکہ پنڈت جی نے ابھی کوئی درخواست وائسرائے کی خدمت میں پیش نہیں کی لہذا گفتگوئے مصالحت جلد شروع ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

بمبئی ۲۲ جنوری:۔ پنڈت مالوی نے اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں ہندوستانی تاجروں۔ بنکروں اور عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ اس بدگمانی میں سونا نہ تو فروخت کریں اور نہ باہر بھیجیں کہ وہ اسے ارزاں نرخ پر پھر خرید کر سکیں گے۔

الہ آباد ۲۲ جنوری:۔ آج صبح پولیس نے ہیوسٹ روڈ میں ایک مکان پر چھاپہ مارا اور ایک نوجوان کو جس کے متعلق انقلاب پسند ہونے کا شبہ تھا گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نوجوان نے ریوالور سے کئی فائر کئے کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ حادثہ کی مزید تفصیلات سے پایا جاتا ہے کہ گرفتار شدہ شخص یشپال مقدمہ سازش دہلی کا مفرور ہے

لاہور ۲۲ جنوری۔ پنجاب کونسل کے آیندہ اجلاس میں پکٹنگ کے خلاف مسودہ قانون پیش کیا جائے گا۔ اس مسودہ کے ترتیب کرنے کی یہ وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ کہ پکٹنگ کو بظاہر پرامن ظاہر کیا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ اس سے صوبہ میں فرقہ وار کشمکش پیدا ہو گئی ہے۔ لہذا ہر صورت اور شکل کو قانوناً ممنوع قرار دینا ضروری ہے۔ قانون کے رو سے پکٹنگ کے رضاکاروں اور ان کے معاونین کو چھ ماہ قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

الہ آباد ۲۲ جنوری۔ جھانسی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۴۵ سے زائد گرفتار شدہ کانگرسی معافی مانگ کر رہا ہو گئے ہیں۔

جالندھر ۲۲ جنوری۔ رائے زادہ ہنسراج کو آج گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ملتان ۲۰ جنوری۔ گذشتہ سال وار ٹیکس کی مہم کے ایام میں ایک شخص مسمی ہرو بھگت پولیس کی لاٹھیوں سے ہلاک ہوا تھا۔ اس کے والد نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے خلاف دو سو پچاس روپیہ کا دعویٰ حرجانہ دائر کر رکھا تھا۔ قریباً ایک سال مقدمہ کی سماعت کے بعد جج نے اس بناء پر مقدمہ خارج کر دیا۔ کہ زائد المیعاد دائر کیا گیا ہے۔

مدراس ۲۲ جنوری۔ چیف سکرٹری حکومت مدراس کے دستخطوں سے مدراس مہاجن سبھا کے ٹرسٹ اور سکرٹری کو نوٹس ملا ہے کہ سبھا کے فنڈوں کا استعمال نہ کیا جائے کیونکہ وہ تامل نیڈو کانگرس جو خلاف قانون قرار دی جا چکی ہے۔ کے مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

دہلی ۲۲ جنوری:۔ کچھ دن ہوئے سپرنٹنڈنٹ پولیس کی جانب سے اخبارات میں نوٹس شائع ہوا تھا جس میں کانگرسی عورتوں کی سرگرمیوں کی نگہداشت کے لئے عورتوں کو

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا